عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۸ تا ۱۵ ؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷ ؍اکتوبر ۲۰۱۷ء | شمارہ:۳۷

پنجاب میں علماء و مشائخ پر زیادتیاں

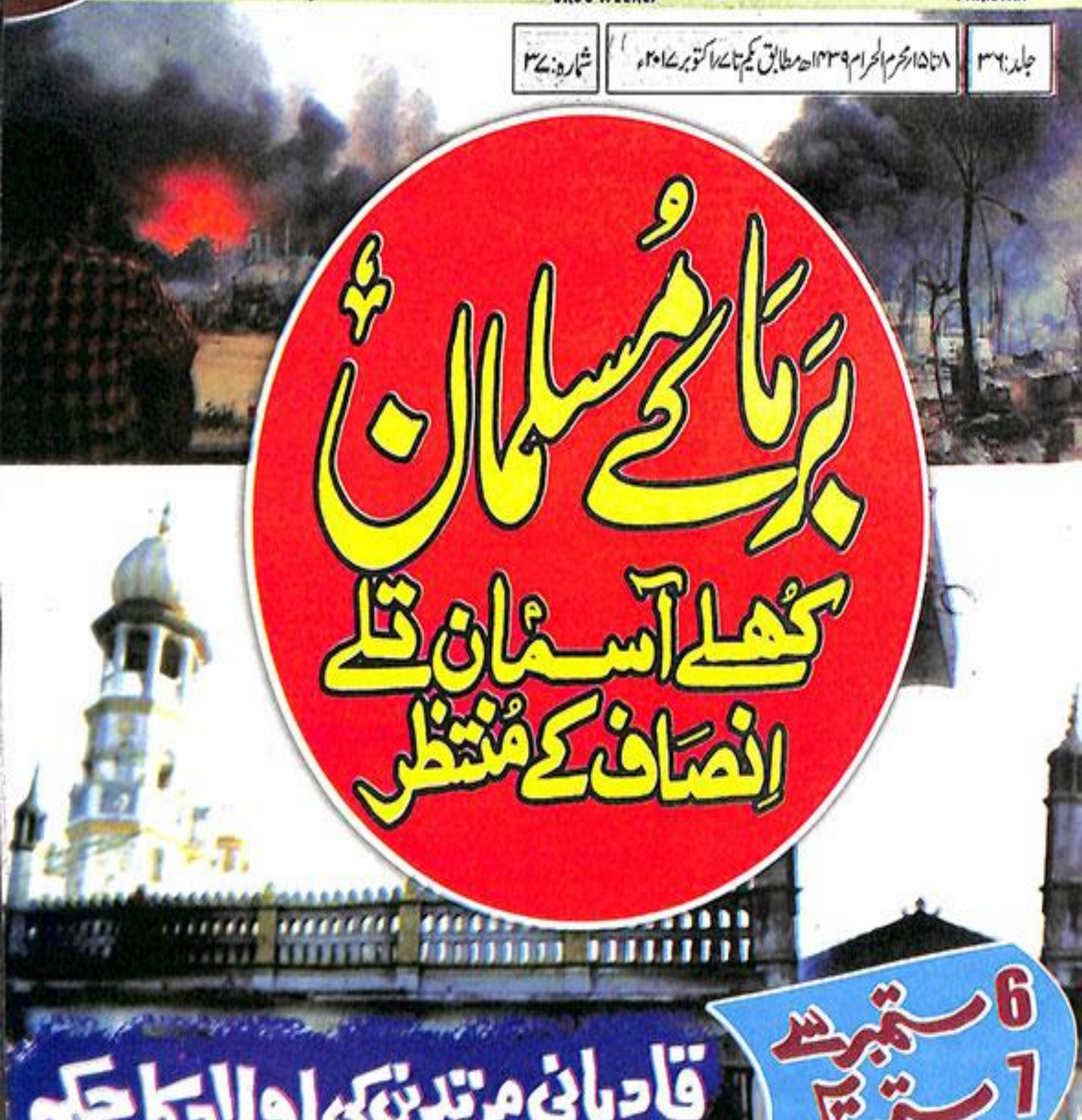

برما کے مسلمان

کھلے آسمان تلے انصاف کے منتظر

6 ستمبر سے 7 ستمبر تک

قادیانی مرتدین کی اولاد کا حکم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

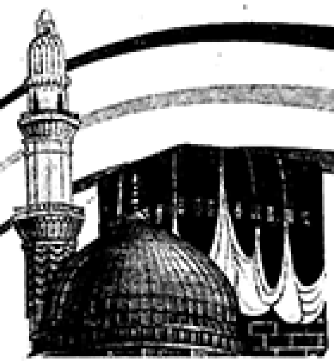

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

عدت کا خرچہ شوہر پر واجب ہے

س:...... میری بہن کی شادی ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۶ء کو ہوئی تھی، اس کا شوہر کراچی سے باہر کام کرتا ہے کئی کئی ماہ بعد گھر آتا ہے، شادی کے کچھ دنوں بعد ہی اس کے سسرال والوں نے بہن پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے، بہن کا شوہر بھی بہن کا ساتھ نہیں دیتا تھا، ماں باپ اور اپنے گھر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ میری بہن اور میرے گھر والوں نے بہت کوشش کی کہ رشتہ قائم رہے، لڑکے اور اس کے گھر والوں نے ایک نہ سنی اور لڑکے نے میری بہن کو طلاق دے دی۔ نکاح نامہ کی شرائط کے مطابق فریقین کی طرف سے دیئے جانے والے زیورات لڑکی کی ملکیت ہوں گے، آپ ہمیں فتویٰ دیجئے کہ یہ زیورات لڑکی کی ملکیت ہیں یا نہیں؟ بہن کو جہیز میں تین تولہ سونے کا سیٹ دیا تھا، بہن کی غیر موجودگی میں وہ سیٹ چوری ہوگیا قوی امکان ہے کہ وہ سیٹ لڑکے کے گھر والوں نے چوری کیا ہے۔ عدت کا خرچہ بھی نہیں دے رہے ہیں کہتے ہیں کہ عدت کا خرچہ نہیں ہوتا، آپ ہمیں بتائیے کہ یہ جائز ہے کہ نہیں؟؟

ج:...... نکاح نامہ کے شق نمبر ۱۴، ۱۵ میں درج تحریر کے مطابق نقد رقم اور زیورات شرعاً لڑکی کا حق ہے، اگر شوہر نے بیوی کو اب تک مذکورہ رقم جو کہ لڑکی کا حق مہر ہے ادا نہیں کی ہے تو شوہر پر اس کی ادائیگی واجب ہے، اسی طرح مذکورہ زیورات بھی حسب شرائط نکاح نامہ لڑکے پر ادا کرنا ضروری ہے۔ منہ دکھائی کی رسم میں دیئے ہوئے لاکٹ، چین اور لونگ وغیرہ شوہر نے بیوی کو صراحتاً مالک بنا کر دیئے تھے تو اس صورت میں وہ لڑکی کی ملکیت ہے اور شوہر کو واپسی کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں، لیکن اگر شوہر نے فقط استعمال کے لئے دیئے تو اس صورت میں وہ شوہر کی ملکیت ہے اور جدائی کے وقت وہ واپس لے سکتا ہے۔

۲:... بصورت مسئلہ اگر آپ کی بہن کے پاس اس بات کا یقینی اور ٹھوس ثبوت یعنی شرعی گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شکل میں موجود ہیں اور وہ یہ گواہی دینے کے لئے تیار ہیں کہ چوری شوہر کے گھر کے افراد میں سے کسی فرد نے کی ہے یا ان کے کہنے پر کسی اور نے کی ہے تو اس صورت میں پھر لڑکے (شوہر) کے گھر والے آپ کی بہن کو سونے کا سیٹ دینے کے شرعاً پابند ہیں، لیکن اگر آپ کی بہن کے پاس شرعی گواہ موجود نہیں تو اس صورت میں لڑکے کو قسم دی جائے گی اگر وہ قسم کھا کر کہتا ہے کہ چوری ہمارے افرادِ خانہ میں سے کسی فرد نے نہیں کی ہے اور نہ ہی ان کے کہنے پر کسی اور نے کی ہے اور نہ ہی یہ کسی درجے میں دوسروں کے مددگار بنے ہیں تو اس صورت میں پھر یہ لوگ بری الذمہ ہوں گے اور ان سے آپ لوگوں کا یا آپ کی بہن کا مطالبہ کرنا درست نہ ہوگا لیکن اگر وہ مذکورہ صورتوں میں کسی بھی صورت پر قسم کھانے سے انکاری ہوجاتے ہیں تو اس صورت میں بوجہ انکار ان کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور ان سے آپ کا مطالبہ کرنا بھی شرعاً درست ہوگا، نیز عدت کا خرچہ بھی حسب استطاعت شوہر پر دینا واجب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۵تا۸ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷ راکتوبر ۲۰۱۷ء — شمارہ:۳۷

اس شمارے میں!

برما کے مسلمان ایک بار پھر نشانے پر!	۵	محمد اعجاز مصطفی
برما کے مسلمان.... کھلے آسمان تلے	۷	نوید صدیقی
۶ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک	۸	مولانا محمد اسماعیل ریحان
مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیاں (۲)	۱۱	مولانا کفیل احمد علوی کیرانوی
سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما	۱۵	مولانا محمد الیاس گھمن
ختم نبوت یوم تشکر ریلی، بنوں	۱۷	مولانا محمد ابراہیم اداسی
قادیانی مرتدین کی اولاد کا حکم	۱۹	مولانا مفتی محمد عبداللہ حسن زئی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار	۲۳	ادارہ
پنجاب میں علماء ومشائخ پر زیادتیاں	۲۶	مولانا زبیر احمد صدیقی

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

تلاوت قرآن کی فضیلت

حدیث قدسی ۱۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرماتھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو قرآن کریم ایک قرأت پر پڑھائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت اور مغفرت مانگتا ہوں میری امت قرآن شریف کو صرف ایک لغت اور ایک قرأت پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو قرآن شریف دو قرأتوں کے ساتھ پڑھائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت اور مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پھر جبرئیل علیہ السلام تیسری مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو قرآن شریف تین لغتوں پر پڑھائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیام سن کر عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت اور مغفرت طلب کرتا ہوں، بے شک میری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام چوتھی مرتبہ پھر تشریف لائے اور عرض کیا: اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو سات قرأتوں پر قرآن شریف پڑھائیں جس لغت اور جس قرأت پر قرآن کریم پڑھائیں گے وہ صحیح ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت صحیح راہ کو حاصل کرنے والی ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

نماز

۴:...رکوع کرنا: نماز کی ہر رکعت میں قیام اور قرأت کی تکمیل پر آگے کی طرف سر جھکاتے ہوئے جھکا جاتا ہے اصطلاح میں اس جھکنے کی صورت کو رکوع کہتے ہیں اور یہ فرض ہے اور اس کی صورت فقہاء نے یہ بتلائی ہے کہ اس حالت میں اپنی پیٹھ بالکل سیدھی بچھادے اس طرح کہ سر، پیٹھ اور کولہے ایک سیدھ میں آجائیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں نہ صرف گھٹنوں تک پہنچ جائیں بلکہ گھٹنوں کو پکڑ بھی لیں یہ صورت مرد نمازی کے رکوع کی ہے، عورت کے لئے احناف کے نزدیک صرف اتنا جھکنا کافی ہے کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، عورت کے لئے گھٹنے پکڑنا ضروری نہیں ہے۔

۵:...دونوں سجدے کرنا: نماز کے اندر رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہوا جاتا ہے، پھر ایک خاص ہیئت کے ساتھ زمین پر پیشانی رکھی جاتی ہے اور ایسا کیے بعد دیگرے دوبار کیا جاتا ہے، اصطلاح میں اسے سجدہ کہتے ہیں اور نماز کے اندر ایسا دو مرتبہ کرنا یعنی دو سجدے کرنا فرض اور لازمی ہے اور اسی پر رکعت کی تکمیل بھی ہوتی ہے، اس کا پورا طریقہ یہ ہے کہ زمین کی طرف جھکتے ہوئے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر گھٹنوں سے ذرا آگے زمین پر دونوں ہتھیلیوں کو رکھتے ہوئے ان کی انگلیاں قبلے کی جانب سیدھی اور ملی ہوئی رکھے اور اپنی اصلی حالت یعنی بغیر پھیلائے رکھے اور ان دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اپنی ناک اور پیشانی زمین پر رکھے۔ واضح رہے کہ پیشانی کا کچھ نہ کچھ حصہ زمین پر رکھنا فرض ہے اور سجدے کی تکمیل تک لگے رہنا بھی ضروری ہے، نیز پیشانی اور زمین کے درمیان اگر کوئی چیز آرہی ہو مثلاً مسجد کی صف درمیان میں آرہی ہے اور اس میں مزید دبنے کی گنجائش نہ ہو یعنی درمیان میں آنے والی چیز سخت ہو یا اتنی دب جائے کہ مزید نہ دب سکے، دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے ہوئے پنجے بھی کھڑے رکھے اور دونوں کولہوں کو بھی اونچا رکھے اور کہنیوں کو رانوں کے ساتھ نہ ملائے یہ صورت مردوں کے لئے سجدے کی ہے، احناف کے نزدیک عورتوں کو اپنے آپ کو زمین سے چمٹاتے ہوئے خوب سمٹ کر پیٹ کو رانوں سے ملاتے ہوئے سجدہ کرنا چاہئے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

برما کے مسلمان ایک بار پھر نشانے پر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

استعمار کا کسی ملک اور قوم پر تسلط کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ پہلے کسی فرد یا جماعت پر دست شفقت رکھتا ہے، پھر میڈیا کے ذریعے اس کی تشہیر اور اس کو ہیرو بناتا ہے، پھر اس فرد یا جماعت کو اقتدار میں لاکر اس سے اپنے من مانے فیصلے اور اس کے ذریعے سے اس قوم اور ملک پر تسلط قائم رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہٹلر کے اس فلسفے سے بھی خوب کام لیتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولو کہ سو فیصدی جھوٹ بھی سچ نظر آنے لگے۔

یہی وجہ ہے کہ چند سالوں سے برما میں جو مسلم کشی ہورہی ہے، وہ اس خاتون کے دورِ اقتدار میں ہورہی ہے جس کو ''امن ایوارڈ'' سے نوازا گیا ہے اور جھوٹ یہ بولا گیا ہے کہ روہنگیا کے مسلمانوں نے برما فوج کی ایک چوکی پر حملہ کرکے دس فوجیوں کو قتل کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی جھوٹ بولا گیا کہ روہنگیا کے چند مسلمانوں نے بدھ مت مذہب کی خاتون کو زیادتی کے بعد قتل کردیا ہے، اس سے یہ فسادات پھوٹے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی ٹھیک نہیں، یہ ایسا ہی جھوٹ گھڑا گیا ہے جیسے عراق پر حملے سے پہلے یہ سفید جھوٹ گھڑا گیا کہ عراق کے پاس کیمیائی ہتھیار ہیں اور اس سے دنیا کو خطرہ ہے، اس لئے عراق پر حملہ ضروری ہے۔

آج بھی میانمار میں استعمار کے اپنے مقاصد ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے وہ مسلمانوں کی نسل کشی کررہا ہے اور اپنے مہروں کے ذریعے اپنے مقاصد تک پہنچنے کی کوشش کررہا ہے، میانمار کے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے، آزاد ذرائع اس بارہ میں کیا کہتے ہیں اور استعمار کے پروپیگنڈے کی کیا حقیقت ہے؟ یہ سب تفصیلات جاننے کے لئے درج ذیل خبر کو ملاحظہ فرمائیں:

''کراچی (جنگ نیوز) میانمار کی افواج اور بدھ مت کے شدت پسندوں کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے، فورسز کی جانب سے بری مسلمانوں کے سر قلم کیے جارہے ہیں اور ان کی لاشوں کو جلایا جارہا ہے، برطانوی میڈیا کے مطابق مقامی افواج اور شدت پسندوں نے مسلمانوں کے قتل عام کے بعد شواہد مٹانے کے لئے لاشوں کو جلانا شروع کردیا ہے، روہنگیا مسلمانوں کے خلاف تشدد کی نگرانی کرنے والے ایک گروپ کے وکیل کریں لیوا کے مطابق رتھیڈونگ کے ایک علاقے میں ۱۳۰ مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا گیا، انہوں نے بتایا کہ تین دیگر دیہاتوں میں بھی درجنوں افراد کو قتل کیا گیا، انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز مسلمان اکثریتی دیہاتوں کو گھیرے میں لے کر انہیں اندھا دھند گولیوں کا نشانہ بنارہی ہیں جبکہ ان سفاکانہ کارروائیوں میں بدھ مت کے شدت پسندان کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں، ترک صدر، رجب طیب اردگان نے روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کو نسل کشی قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ جمہوریت کے نقاب میں اس نسل کشی پر خاموش رہنے والا ہر شخص اس قتل عام میں برابر کا شریک ہے، انڈونیشیا کے صدر جوکو جدودو نے کہا ہے کہ میانمار میں مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہیں لیکن حیرت ہے کہ پھر بھی میانمار کی حکومت کو مسلمانوں پر ہونے والا ظلم نظر نہیں آتا، مسلمانوں کے قتل عام پر میانمار کے صدر کی خاموشی افسوسناک ہے، انڈونیشیائی صدر کا مزید کہنا تھا کہ میانمار میں مسلمانوں پر زمین تنگ کردی گئی ہے، سینکڑوں روہنگیا مسلمانوں کو شہید کرکے ان کے ہزاروں گھر جلادیئے گئے ہیں، میانمار کے وزیر خارجہ ریتو مارسوڈی نے ینگون کا دورہ کیا ہے، جہاں وہ نام نہاد نوبل انعام یافتہ میانمار کی رہنما آنگ سانگ سوچی سے ملاقات کریں گی، برطانوی اخبار دی انڈیپنڈنٹ کے مطابق بری افواج کے تشدد اور ظلم سے بچنے والے افراد نے ہولناک داستانیں بیان کی ہیں، ۴۱ سالہ عبدالرحمن نے بتایا کہ اس کے گاؤں چوٹ پیون پر پانچ گھنٹے تک مسلسل حملہ کیا گیا، روہنگیا مردوں کو گھیر کر ایک جھونپڑی میں لے جایا گیا اور انہیں دائرے میں بٹھا کر آگ لگائی گئی جس میں عبدالرحمن کا بھائی بھی مارا گیا، عبدالرحمن نے ایک ہولناک واقعہ بتایا کہ میرے دو بھتیجوں جن کی عمریں چھ اور نو برس تھیں، ان کے گلے کاٹے گئے اور میری سالی کو گولی ماردی گئی، ہم نے بہت سی جلی، کٹی، سوختہ لاشیں دیکھیں جنہیں بے دردی سے مارا گیا تھا، ۲۷ سالہ سلطان احمد نے بتایا کہ بعض لوگوں کے سر قلم کردیئے گئے اور انہیں بے دردی سے کاٹا گیا اور میں اپنے گھر میں چھپا تھا، اس کی اطلاع پاتے ہی مکان کے عقب سے فرار ہوگیا، دیگر گاؤں میں بھی گلے کاٹنے اور ذبح کرنے کے واقعات نوٹ کیے گئے ہیں، ان تمام واقعات کو ایک غیر سرکاری تنظیم فورٹیفائی رائٹس نے بیان کیا ہے، اس کے علاوہ سیٹلائٹ تصاویر سے عیاں ہے کہ ایک علاقے میں کم از کم ۷۰۰ گھروں کو نذر آتش کیا گیا ہے جس کے بعد لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ ایشیا کے سربراہ فل رابرٹسن نے کہا کہ سیٹلائٹ تصاویر سے مسلم آبادی کی تباہی ظاہر ہے جو خود ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر ہے، اب تک ہم نے ۱۷ ایسے

مقامات دریافت کئے ہیں جہاں آگ لگائی گئی ہے لیکن ضرورت ہے کہ فوری طور پر وہاں لوگوں کو بھیج کر صورت حال کا جائزہ لیا جائے، واضح رہے کہ آج سے ایک سال قبل دنیا بھر کے کئی نوبیل انعام یافتہ افراد اور ممتاز شخصیات نے ایک کھلے خط کے تحت اقوام متحدہ اور دیگر اداروں سے روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کی اپیل کی تھی، ہفتے کے روز برطانوی وزیر خارجہ بورس جانسن نے آنگ سان سوچی سے کہا ہے کہ وہ اس المیے کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کریں، دوسری جانب اسلامی ممالک میں ترکی پیش پیش ہے اور ترک وزیر خارجہ میولود چاؤش اولو نے بنگلہ دیش سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی سرحدیں روہنگیا پناہ گزینوں کے لئے کھول دے اور اس کے اخراجات ترک حکومت ادا کرے گی۔ واضح رہے کہ ۲۵ راگست کو راکھین میں روہنگیا سالویشن آرمی نے ایک فوجی اڈے پر حملہ کیا تھا جس کے بعد بری افواج کے ظلم میں مزید شدت آگئی ہے اور اب وہ عام شہریوں کو بھی نشانہ بنا رہی ہے۔ روہنگیا مسلمانوں کا المیہ عشروں پرانا ہے اور گزشتہ کئی برس میں یہ مزید شدت اختیار کر گیا ہے جبکہ ان کے ساتھ بدھ مذہب افراد کا ظلم اور امتیاز عروج پر ہے اور انہیں بنگالی کہہ کر بنگلہ دیش جانے کو کہا جاتا ہے لیکن بنگلہ دیش انہیں قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔“ (روزنامہ جنگ کراچی،۵ر ستمبر ۲۰۱۷ء)

پاکستانی مسلم عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ انسانی حقوق کے ان نام نہاد اداروں کو پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی تو نظر آتی ہے، لیکن برما میں ۲۰ رہزار مظلوم مسلمانوں کی ہلاکتیں انہیں کیوں نظر نہیں آتیں؟ ۷۰ سال سے انڈیا مظلوم کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو دبائے ہوئے ہیں اور انہیں گولہ باری کا نشانہ بنائے ہوئے ہے، انہیں یہ سب کچھ نظر کیوں نہیں آتا؟ کیا وہ انسان نہیں؟ ان نام نہاد انسانی حقوق کے چمپئنوں کی یہ دوغلی اور دوہری پالیسی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

برما کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی اور مسلم امہ کو متنبہ، بیدار اور خبردار کرنے کے لئے جمعیت علمائے اسلام (ف) نے پریس کلب کراچی میں احتجاجی ریلی نکالی جس میں راہنماؤں نے برما کے مظلوم مسلمانوں کے حالات اور واقعات پر اپنے رنج والم اور انتہائی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ:

☆......وہ اراکان (برما) کے مسلمانوں کے قتل عام، ان کی املاک کی تباہی، بستیوں کو جلانے کے خلاف مؤثر آواز بلند کریں، تاکہ برمی مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ وہ اکیلے نہیں، بلکہ امت مسلمہ ان کی پشت پر ہے۔

☆......اقوام متحدہ برما کے مظلوم و بے کس مسلمانوں پر تاریخ کے بدترین ظلم کے خاتمہ کے لئے اپنا کردار ادا کرے اور اس ظلم کو بند کروائے۔

☆......برما کے ساتھ چونکہ اسلامی ملک بنگلہ دیش کا بارڈر لگتا ہے، اس لئے برمی مسلمان ہجرت کر کے بنگلہ دیش میں پناہ لینا چاہتے ہیں، لیکن بنگلہ دیش کی حکومت انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے نہیں دے رہی، جس سے ہجرت کر کے بنگلہ دیش آنے والے برمی مسلمانوں کو سخت اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہم بنگلہ دیش حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں برمی مسلمانوں کا ساتھ دیں اور پناہ حاصل کرنے والوں کو پناہ دیں۔

۱:......مساجد کے ائمہ کرام اپنے جمعہ کے خطبہ میں برما کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے، اس سے عوام کو آگاہ کریں۔

۲:......تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانوں کو ان حالات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی جائے۔

۳:......پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں ایک قیادت پر متحد اور مجتمع ہوں، اس سے جہاں پاکستان میں دینی ذہن اور سوچ رکھنے والی عوام اکٹھے اور ایک بھاری قوت ثابت ہوگی، وہاں پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بھی اس سے تقویت اور ایک سہارا ملے گا۔ ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہم انفرادی طور پر محنت اور کوشش کرتے ہیں، لیکن قیادت نہ ہونے کی بنا پر ہماری تمام تر کوششیں بے ثمر اور لاحاصل رہتی ہیں۔

آج مسلمانوں کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ درحقیقت امریکہ کی لونڈی بن کر رہ گیا ہے، امریکہ جو چاہتا ہے، اقوام متحدہ اس کا تابع فرمان بن کر اس کا حکم بجالاتا ہے اور امریکہ جو نہیں چاہتا، اقوام متحدہ اس مسئلہ پر چپ سادھ لیتا ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک نے ایک ادارہ او آئی سی بنایا تھا، جس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی ممالک اس فورم پر اپنے مسائل حل کریں گے اور مسلمانوں کا تحفظ، ان کی رہنمائی اور خیرخواہی کی جائے گی، لیکن یہ بھی اپنے مشن اور مقصد میں اب تک ناکام رہا ہے، اور یہ ادارہ بھی اغیار کا تابع مہمل بن کر رہ گیا ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے برما کے مسلمانوں کی مدد و نصرت کرے اور دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔

پاکستانی مسلم عوام سے بھی درخواست ہے کہ برما کے ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعائیں بھی کریں اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ان کی مدد و نصرت بھی کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

مسلمانوں سے بھی ایک گزارش ہے کہ آپ اپنے اعمال درست کریں، اپنے اللہ تعالیٰ سے اپنا رابطہ مضبوط بنائیں، عبادات کے ساتھ پختگی اور اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہوں، گناہوں سے کنارہ کشی اور توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بنائیں، ان شاء اللہ! اس سے اللہ تعالیٰ کی مدد متوجہ ہوگی اور مسلمانوں کے حالات درست ہوں گے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

برما کے مسلمان

کھلے آسمان تلے، انصاف کے منتظر

نویدہ صدیقی

برما میں مسلمانوں کے خلاف فسادات میں سب سے تکلیف دہ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مسلم اقلیت کے قتل عام پر ایک ایسے مذہب والے پیش پیش ہیں جو اپنے پُر امن اور عدم تشدد کی وجہ سے دنیا میں ایک مثالی مذہب مانا جاتا ہے۔ یہ ہے بدھ مذہب، ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے مذہب میں کسی چیونٹی کو مارنا بھی حرام ہے۔ برما میں اسی لئے جب اس کے مذہبی رہنما جنہیں بھکشو کہا جاتا ہے، اپنے مندروں میں اپنے وعظ کے ذریعے اپنے بدھ پیروکاروں کو بے بس روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی پر اکساتے ہیں اور اس کے عملی طریقے بتاتے ہیں، تو یہ ایک دنیا کے لئے حیرت اور خود اس مذہب کے ماننے والوں کے لئے شرمناک حقیقت بن جاتی ہے۔ کسی بھی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے، برما کی مسلم اقلیت قانونی طور پر یہاں کے شہری ہیں، وہ یہاں صدیوں سے آباد ہیں، گھربار رکھتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں، لیکن برما کی گزشتہ فوجی حکومتیں اور موجودہ نام نہاد جمہوری حکومت ان کے اس حق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اگر وہ ان کو اپنا شہری سمجھتی، تو یہ کیسے ممکن تھا کہ ہر سال فوج کی سرپرستی ہی نہیں، اس کی شمولیت کے ساتھ ان مجبور مسلمان عورتوں اور بچوں کے خلاف باقاعدہ منظم طریقوں سے فسادات کرائے جاتے ہیں۔ جن میں ان کے گھر بار کو جلایا جاتا ہے اور ان کو تشدد کے بل پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ دوسرے ملک کی سرحدوں میں جا کر پناہ لیں، لیکن اس سے بھی زیادہ تکلیف کی بات یہ ہے کہ کوئی ملک بھی انہیں قبول کرنے کو تیار نہیں۔ برمی رہنما سوچی نے ابھی تک کھل کر کوئی بیان ان مظلوم مسلم آبادی کے حق میں نہیں دیا جو ان کے برما کے شہری ہونے کی حیثیت سے ان کا حق بنتا ہے۔ ماناسوچی کا تعلق اکثریتی آبادی سے ہے لیکن وہ یہ تو جانتی ہیں کہ ظلم اور وہ ظلم جو بے بسوں پر کیا جائے کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے اور اب جب کہ انہیں اپنے ملک پر حکمرانی کا موقع ملا ہے تو انہیں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ وہ آبادی کے ہر طبقے کی حکمران ہیں نہ کہ صرف اکثریتی آبادی کی۔ اس وقت ترکی او آئی سی یعنی اسلامی ملکوں کے تعاون کی تنظیم کا سربراہ ہے۔ اسی حیثیت سے ترکی کے صدر اردگان نے بڑی جرأت سے برما کے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ انہوں نے نہ صرف ان ظالمانہ اقدامات کی مذمت کی بلکہ عملی طور پر ان بے کس لوگوں کے لئے امداد پہنچانے کا انتظام بھی کیا۔ انڈونیشیا جو دنیائے اسلام کا سب سے بڑا ملک ہے اس کی وزیر خارجہ برما پہنچیں اور برمی حکومت سے اس معاملے پر بات چیت کی اور ان کو مسلم اقلیت کی حفاظت کے لئے ان کے قانونی فرائض یاد دلائے۔ پاکستان سمیت اور دوسرے ممالک نے بھی ان مسلمانوں کی حمایت میں زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا، بیانات دیئے گئے اور اظہار یکجہتی کے لئے ریلیاں نکالی گئیں۔ یہ ایک قابل تحسین بات ہے اور ہمیں ہر صورت میں اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دینا چاہئے اگر وہ دنیا میں کسی بھی قسم کے ظلم و ستم کا شکار ہوتے ہیں، دکھ کی بات یہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ارب مسلم آبادی جو ۵۷ ملکوں پر مشتمل ہے، وہ خود اپنے ملکوں کی آبادی کو حقوق اور خوش حالی دینے سے قاصر ہیں، اسی لئے آج مسلم دنیا افریقہ، مشرق وسطی، جنوبی ایشیا اور مشرقی ایشیا میں آزمائش سے گزر رہی ہے۔ فرقہ واریت، انتہاپسندی آپس کے نفاق، تعلیم کی کمی، ٹیکنالوجی سے دوری اور غربت اور پسماندگی نے انہیں ایسی دلدل میں دھکیل دیا کہ کوشش کرنے کے باوجود اب تک اس میں سے مکمل طور پر نکلنا ممکن نہیں ہوسکا۔ ۵۷ ملکوں کی اس آبادی کی بے بسی سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ان کے نزدیک ہی یورپی یونین کی طرف نظر ڈالی جائے تو انہوں نے اتحاد کر کے ساری دنیا میں اپنا لوہا منوایا جو ایک سبق کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب شام، لیبیا اور افریقہ کے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں پناہ گزین بن کر یورپ پہنچے تو وہاں پر جرمنی کی چانسلر انیلہ مرکل انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ملیں۔ ۱۰ لاکھ کے قریب ان مہاجر مسلمانوں کو یورپ میں آباد کیا گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسا ہی بحران پیدا ہوتا ہے تو مسلمان ملک جو ہمیشہ اسلامی اتحاد اور امہ کی یکجہتی کا نعرہ بلند کرتے رہتے ہیں۔ ان مہاجرین کو اپنی سرزمین پر آباد کرنے کو تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی ان میں صلاحیت ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ جس پر ان مسلمان ملکوں کے اہل دانش، سیاسی لیڈرز اور عوام ہر وقت تنقید کرتے رہتے ہیں۔ اسی کی دی ہوئی امداد پر وہ اپنے ان مہاجرین کو سر چھپانے کی جگہ دیتے ہیں۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں۔ شام کی گزشتہ ۶ سال کی خانہ جنگی میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ کی آبادی بے گھر ہوئی، وہ شامی سرحدوں کے اردگرد پڑے ہیں، اس میں پانی جیسی بنیادی ضرورت بھی اقوام متحدہ فراہم کر رہی ہے، جس کے لئے وہ وقتاً فوقتاً دنیا سے مدد کی اپیل کرتے رہتے ہیں۔ روہنگیا اقلیتوں پر ہونے والے مظالم مسلم دنیا کے لئے سبق ہے کہ کاش یہ ڈیڑھ ارب مسلمان اور ۵۷ مسلم ممالک جو افریقہ سے مشرقی ایشیا تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ترقی اور خوشحالی کی منازل طے کر چکے ہوتے تو کسی کی کیا مجال ہوتی کہ وہ ان کی طرف انگلی بھی اٹھاتا؟

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۱۷ء)

۶ر ستمبر سے ۷ر ستمبر تک

مولانا محمد اسماعیل ریحان

۱۹۶۵ء کی جنگ کو عام طور پر ایک ہی رُخ سے دیکھا اور بتایا جاتا ہے۔ یعنی پاکستانی فوج اور عوام نے ایمانی جوش و جذبے کے ساتھ ملک کے چپے چپے کی حفاظت کی اور بھارت کے حملے کو ناکام بنادیا۔ بلاشبہ یہ رُخ ضرور ظاہر کیا جانا چاہیے، بلاشبہ یہ دفاعِ وطن ایک عظیم کارنامہ تھا وہ سپاہی اور وہ مجاہدین ہمیشہ خراج عقیدت کے مستحق رہیں گے جن کی ثابت قدمی اور سرفروشی نے پاکستان بچالیا۔

مگر اس جنگ کے کچھ دوسرے رُخ بھی ہیں جنہیں عام طور پر ذکر نہیں کیا جاتا۔ شاید اس لئے کہ اس کے باعث انگریز کے خودکاشتہ پودے قادیانیت کی سازشیں طشت از بام ہوتی ہیں۔ آج یہ سطور اسی دوسرے بھیانک رخ کی نقاب کشائی کے لئے تحریر کی جارہی ہیں۔ مقصد اپنے جیالے سپاہیوں اور بہادر عوام کی قربانیوں کو کم کرکے دکھانا نہیں بلکہ یہ پہلو سامنے آنے سے مزید واضح ہوگا کہ اس قدر مایوس کن حالات میں بھی ہمارے جوانوں کا پاکستان کو بچالینا، تاریخ کا ایک عجیب باب اور اللہ کی رحمت ونصرت کا ایک کرشمہ ہے۔

۱۹۶۰ء کی دھائی میں جناب ذوالفقار علی بھٹو، صدر ایوب خان کی کابینہ کے ایک فعال رکن کی شکل میں ابھرے، تیس پینتیس سال کے اس جوان کو زبان و بیان پر بڑا ملکہ حاصل تھا، کسی کو قائل کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کام تھا، چاہے وہ عقلی دلائل کے ذریعے ہو یا جذبات کے بل بوتے پر، بھٹو کو یہ بھی دھن تھی کہ پاکستان ایک مضبوط طاقت بن کر دنیا میں ابھرے، مگر اس کے ساتھ بھٹو میں دو بڑی کمزوریاں بھی تھیں، ایک تو انہیں آگے بڑھنے اور اپنا سیاسی کیریئر بنانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ قدرت اللہ شہاب اپنی یادداشتوں میں لکھتے ہیں کہ "جب نوجوان بھٹو سے ان کی پہلی ملاقات ہوئی تو بھٹو نے کہا کہ اگر میں سیاست میں آیا تو وزیراعظم بننے سے پہلے نہیں رکوں گا۔" دوسری کمزوری یہ تھی کہ: "جس طرح وہ دوسروں کو جذباتی طور پر قائل کرلیتے تھے، اسی طرح وہ جذباتی دلائل سے متاثر بھی ہوجاتے تھے، یعنی دور اندیشی کی ان میں کمی تھی، جب بھٹو وزیر خارجہ بنے تو قادیانی لابی نے ان کی ان دونوں کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کو تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کرلی۔"

انگریز نے جاتے جاتے پاکستان کو فوج اور بیوروکریسی کے متعدد قادیانی افسران ورثے میں دیئے تھے۔ مزید ترقیاں پاکر یہ لوگ اب بڑی حد تک بالادست ہوگئے تھے۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں اس لابی کے کئی افراد نمایاں تھے۔ مسٹر ایم ایم احمد مرزا قادیانی کے پوتے کو پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ نصیب تھا۔ سیکریٹری دفاع کا منصب میجر جنرل نذیر احمد کے پاس تھا۔ سیکریٹری وزارت خارجہ عزیز احمد کا تعلق قادیانیوں کے لاہوری گروپ سے تھا، مگر ان سب سے بڑھ کر حیثیت ایک نہایت ذہین اور ہوشیار جرنیل، میجر جنرل اختر ملک کی تھی، جو اس کھیل کا اہم کردار تھا۔ بعض غیر قادیانی مگر مفاد پرست زعما بھی اس سازش میں شریک کیے گئے جن میں جنرل یحییٰ خان کا نام سرفہرست ہے۔ مملکت خداداد پاکستان کو بھی وجود میں آئے دو عشرے مکمل نہیں ہوئے تھے کہ قادیانی لابی نے پاکستان میں وہی کھیل کھیلنے کی منصوبہ بندی کرلی جو ۱۷۹۹ء میں سلطنت خداداد میسور کے ساتھ کھیلا گیا تھا۔

ایوب خان کے بہت سے اقدامات اور ان کی شخصیت کے کئی پہلو قابل گرفت ہوسکتے ہیں مگر راقم کو ذاتی طور پر ان کی حب الوطنی میں کلام نہیں۔ ایوب خان قادیانی لابی کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے مگر ایسا لگتا ہے کہ وہ ان کے خلاف کچھ کرنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے ان غداران اسلام اور غداران وطن کو اپنا کھیل کھیلنے کا خوب موقع مل گیا۔ یہ لوگ جانتے تھے کہ ایوب خان ان سے شاکی ہیں، اس لئے انہوں نے براہ راست ایوب خان پر اثر ڈالنے کی غلطی نہ کی بلکہ اس کام کے لئے مسٹر بھٹو کو استعمال کیا۔ مسٹر بھٹو کو ہم نوا بنانے کے لئے وزارت خارجہ کے سیکریٹری مسٹر عزیز احمد ملت قادیانیت پر دل وجاں نثار کئے بیٹھے تھے، دونوں میں گاڑھی چھنتی تھی، اس لئے معاملہ آگے بڑھ گیا۔

مشن یہ تھا کہ پاکستانی جرنیلوں اور صدر ایوب کو قائل کیا جائے کہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اس سے بہتر وقت کوئی نہیں، اس کے بعد ایک تیز ترین آپریشن کرکے کشمیر کو آزاد کرالیا جائے۔

بنظر غائر دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش تھی جس کے لئے قادیانیوں نے اپنا کاندھا پیش کیا تھا۔ عام قادیانیوں کو یہ لالچ دیا گیا تھا کہ پوری ریاست کشمیر انہیں دے دی جائے گی، جہاں ان کے باطل عقیدے کے مطابق مرقد مسیح ہے۔ اعلیٰ افسران خصوصاً اختر ملک کو یہ امید دلائی گئی کہ ایک کارنامہ دکھانے کے باعث افواج

پاکستان کا اگلا سربراہ اسی کو بنایا جائے گا۔ مسٹر بھٹو کو یہ سہانا سپنا دکھایا گیا کہ اس کارنامے پر وہ ہیرو بن جائیں گے اور اگلے وزیر اعظم وہی ہوں گے۔ غالباً اس کھیل میں ہر شخص کو اپنے حصے کا کام معلوم تھا اور دوسرے کو دی جانے والی خفیہ ہدایات سے وہ واقف نہیں تھا۔ تاہم بعد کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ سب کچھ ایک مربوط منصوبہ بندی کے تحت ہوا، جس کے خدوخال یہ تھے:

☆... کشمیر میں ایک ایسا کمزور آپریشن کیا جائے جو یقیناً ناکامی سے دوچار ہو۔

☆... ناکامی کو دور کرنے کے لئے ایک اور نام نہاد آپریشن کیا جائے، جس کے لئے پاکستان کی مغربی سرحدوں سے افواج اٹھا کر کشمیر بارڈر پر لایا جائے۔

☆... اس آپریشن کے دوران کنٹرول لائن کے علاوہ بعض مقامات پر بین الاقوامی سرحد بھی عبور کرلی جائے اور یوں کہ بھارت کو یہ جواز دے دیا جائے کہ وہ پاکستان کی مغربی سرحدوں پر حملہ آور ہوجائے۔

☆... بڑی جنگ چھڑنے سے قبل جس قدر ممکن ہو، سپاہیوں کو چھٹیوں پر بھیج دیا جائے تاکہ محاذ پر سپاہی بروقت نہ پہنچ سکیں۔

☆... بھارتی افواج کی پیش قدمی کی اطلاعات کسی بھی قیمت پر صدر پاکستان اور چیف آف آرمی اسٹاف کو نہ ہونے دی جائے، حتیٰ کہ بھارتی فوج پاکستان کی سرحد عبور کرلے۔

☆... بھارت کے مقابلے میں پاکستان کے لئے امریکا سے طے شدہ جنگی امداد عین اس شدید ضرورت کے وقت بند کرادی جائے۔

☆... فیصلہ کن محاذوں پر استعمال ہونے والا گولہ بارود بھی جہاں تک ممکن ہو ناقص قسم کا فراہم کیا جائے۔

اب ہم یہ پوری داستان مرحلہ وار پیش کرتے ہیں:

سب سے پہلے جنرل اختر ملک نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل یحییٰ خان سے قربت بڑھالی۔ مے نوشی تینوں کا مشترکہ شغل تھی جو انہیں مزید قریب لے آئی، یوں کشمیر میں فوری آپریشن کا حامی ایک گروہ وجود میں آ گیا۔ سیکریٹری خارجہ عزیز احمد بھی اس مہم میں پیش پیش تھے، تاہم فوج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ کو اس گروہ کی رائے سے شدید اختلاف تھا۔

ایک دن عزیز احمد نے ''کشمیر سیل'' کی میٹنگ بلوا کر دفتر خارجہ کی اس رائے پر زور دیا کہ پاکستان کو کشمیر کی موجودہ صورت حال سے فائدہ اٹھانا چاہئے جہاں شیخ عبداللہ کی گرفتاری سے ایک ہل چل مچی ہوئی ہے۔

مگر فوج کے سربراہ جنرل موسیٰ نے اس موقع پر کہا:

''قانونی اور اخلاقی طور پر ہم کشمیریوں کی مدد کرنے میں حق بجانب ہیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور علاقہ بھی متنازعہ فیہ ہے، لیکن اگر ہم نے بڑے پیمانے پر گوریلے بھیجے تو بھارت کشمیر کے ایک ایک چپے کا دفاع کرے گا اور پاکستان پر حملہ آور ہوگا۔''

جنگ کے بیس سال بعد جنرل موسیٰ نے اپنے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا کہ اختر حسین ملک کا منصوبہ یہ تھا کہ جب فتح کا سہرا اس کے سر بندھے گا تو وہ فوج کا کمانڈر انچیف بننے میں کامیاب ہوجائے گا۔ چنانچہ وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کے گھر پر افسران کی خصوصی میٹنگیں ہونے لگیں جن میں اختر حسین ملک فوجی افسران کی برین واشنگ کرتا۔ مسٹر بھٹو کو ہم خیال بنالینا اختر حسین ملک کی بڑی کامیابی تھی، کیونکہ بھٹو صاحب لابی بنانے میں بڑے فعال تھے۔ جنرل موسیٰ کے نزدیک بھٹو کے اختر ملک کے ساتھ مل کر یہ مہم چلانے کی وجہ ایک اور تھی، جنرل موسیٰ کا بیان ہے:

''مسٹر بھٹو ایوب خان سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ آپریشن جبرالٹر ناکام ہوگا اور بھارت پاکستان پر حملہ کردے گا۔ پاکستان کی مسلح افواج کھلی جنگ کے لئے تیار نہیں ہوں گی اور حکومت کو فوجی شکست ہوجائے گی، ایوب خان اقتدار سے ہٹادیے جائیں گے اور پھر بھارت کے ساتھ معاملہ طے کرنا نسبتاً سہل ہوگا۔''

آپریشن پر تلے ہوئے گروہ نے جن میں اختر ملک، بھٹو اور سیکریٹری خارجہ عزیز احمد بڑے پُرجوش تھے، دسمبر ۱۹۶۴ء میں اس بارے میں ایک پلان صدر ایوب کو پیش کیا، مگر صدر ایوب نے اسے ایک احمقانہ مہم جوئی تصور کیا۔ فروری ۱۹۶۵ء میں وہی پلان

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

دوبارہ پیش کیا گیا، مجلس میں جنرل موسیٰ، مسٹر بھٹو اور عزیز احمد موجود تھے۔ عزیز احمد نے کہا: ”بھارت کی پوزیشن اس وقت بے حد کمزور ہے۔ کشمیر میں اپنا دفاع اس کے لئے ناممکن ہے۔ اگر تربیت یافتہ سپاہی حریت پسندوں کی مدد کریں تو کشمیر بہت جلد آزاد ہوسکتا ہے۔ چین کے ساتھ دوستی اس میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔“

اس تقریر کے دوران صدر ایوب اپنی نوٹ بک میں کچھ لکھتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا: ”کسی اور کو کچھ کہنا ہے؟“ سب خاموش رہے تو صدر ایوب نے درشت لہجے میں کہا: ”دفتر خارجہ کو اس طرح کا منصوبہ بنانے کی اجازت کس نے دی؟“ اس پر عزیز احمد اور بھٹو سمیت سب گنگ ہوگئے اور میٹنگ ختم ہوگئی۔

صدر ایوب کا کہنا تھا: ”تنازع کشمیر کا حل ہم نے پاکستان کے مفاد کی خاطر ڈھونڈنا ہے، اس حل کی تلاش میں پاکستان کو داؤ پر نہیں لگانا ہے۔“

اس کے باوجود کشمیر میں آپریشن کا حامی گروپ اپنی کوشش میں لگا رہا، سب سے بڑا مرحلہ صدر ایوب کو رضامند کرنا ہی تھا۔ نواب آف کالاباغ (امیر محمد خان) اور نامور صحافی شورش کاشمیری کے ذریعے صدر ایوب کو منانے کی منصوبہ بندی کی گئی جو ناکام رہی، مگر اس کے بعد ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ صدر ایوب کی رائے تبدیل ہوگئی۔ ہوا یہ کہ ۱۹۶۵ء کے موسم گرما میں رن آف کچھ کے محاذ پر پاکستانی اور بھارتی افواج میں جھڑپیں ہوئیں۔ بھارتی فوج بُری طرح پسپا ہوگئی، جس سے صدر ایوب کو غلط فہمی ہوگئی کہ جنگ و جدل ہندو قوم کے بس کی بات نہیں۔ اس کے بعد بھٹو کی قوت کلام نے رہی سہی کسر پوری کردی، انہوں نے صدر ایوب کو کہا:

”اگر آپ نے ۱۹۶۲ء کی طرح یہ موقع بھی ضائع کردیا تو قوم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور اگر جرأت دکھائی گئی تو آپ کا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائے گا۔“

آخر صدر ایوب نے اس آپریشن کا فیصلہ کرلیا، آپریشن کا نام اسپین میں طارق بن زیاد کے پہلے مستقر جبرالٹر (جبل الطارق) کے نام پر ”آپریشن جبرالٹر“ رکھا گیا تھا۔ اس کا مقصد کشمیر میں تیز ترین کارروائیاں کرکے ریاستی فوج کو مفلوج کرنا تھا تاکہ مقامی آبادی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑی ہو اور اس کی مدد سے اہم مقامات کی ناکابندی کردی جائے اور پھر آزاد کشمیر میں تعینات فوج کشمیر میں داخل ہوکر اس پر قبضہ کرلے۔

آپریشن جبرالٹر سے چند دن قبل ۲۲ جولائی کو ایئر مارشل اصغر خان ریٹائر ہوگئے، ایسے نازک موقع پر ان کی ریٹائرمنٹ عجیب بات تھی، کیونکہ ان کی قیادت میں فضائیہ نے زبردست حربی صلاحیت حاصل کی تھی، ان کی جگہ ایئر مارشل نور خان کا تقرر ہوا جو بلاشبہ ایک جری سپاہی تھے مگر گزشتہ کئی برس سے پی آئی اے کے سربراہ ہونے کی وجہ سے ان کا عسکری میدان سے تعلق منقطع تھا۔ اس کے دو دن بعد ۲۴ جولائی کو صدر ایوب کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا، ایوب خان نے کہا: ”بہت کچھ اس پر منحصر ہوگا کہ پروپیگنڈے کے محاذ پر ہماری کارکردگی کیسی رہتی ہے؟“ یہ کہہ کر وہ اجلاس کی صدارت بھٹو کے سپرد کرکے چلے گئے۔ بھٹو نے کشمیر کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

”عوامی انقلاب نے پورے علاقے کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ کشمیری عوام موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اگر پاکستان خاموش تماشائی بنا رہا تو تاریخ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔ حساس نوعیت کے پیش نظر کسی کو بھی سوال پوچھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔“

یہ کہہ کر بھٹو یکدم کمرے سے نکل گئے اور اجلاس کی کارروائی یکدم ختم ہوگئی۔

اسی دن (۲۴ جولائی کو) مجاہدین کے دستے آپریشن کے لئے روانہ ہوگئے۔ آپریشن اس قدر رازداری سے شروع کیا گیا تھا کہ پاک فوج کے اعلیٰ ترین افسران اور آزاد کشمیر کی حکومت کو بھی اس کا علم نہ تھا۔ ان گروپوں میں ایس ایس جی کے افسروں، جے سی او کے جوانوں اور آزاد کشمیر کے رضاکاروں سمیت سات ہزار افراد شامل تھے۔ دستوں کے بہت سے آفیسر قادیانی تھے جو ایک کمزور ترین پہلو تھا۔ ۲۸ جولائی کو یہ قافلے اپنی منزل پر پہنچ کر کنٹرول لائن پار کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔

(جاری ہے)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئیاں

واقعات کے آئینہ میں!

''قادیانیت کا مختصر تعارف اور پیشین گوئیاں جنہیں خود غلام احمد قادیانی نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن قرار دیا تھا اور جو قطعی طور پر غلط ثابت ہوئیں۔''

مولانا کفیل احمد علوی کیرانوی

(۲)

پادری آتھم کے بارے میں ایک خصوصی الہام:

پادری آتھم کے متعلق پیشین گوئی کہ وہ ۵رجون ۱۸۹۳ء سے پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا، ہم مرزاجی کی واضح عبارت نقل کر چکے ہیں لیکن بعد میں مرزاجی کو آتھم کے بارے میں ایک خصوصی الہام ہوا، جس کے الفاظ یہ ہیں:

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں (جو آتھم سے ہوئی تھی) دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان (حضرت عیسیٰ) کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص حق پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے، اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی، بعض اندھے سوجاکھے ہو جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔'' (جنگ مقدس)

اس پیشین گوئی کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

''میں حیران تھا کہ اس بحث میں مجھے کیوں آنے کا اتفاق پڑا، معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا، میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں، آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔'' (حوالہ مذکور)

اس پیشین گوئی میں مرزا جی نے پوری وضاحت کے ساتھ یہ یقین دلایا ہے کہ اگر آتھم نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو وہ پیشین گوئی کی تاریخ سے پندرہ مہینے کے عرصہ میں مر جائے گا، جہنم رسید ہو جائے گا۔ اس لئے آتھم کے حق کی طرف رجوع کرنے کا صاف مطلب یہی تھا کہ اگر وہ عیسائیت سے تائب ہو کر مرزا جی کے دین میں داخل نہ ہوئے اور انہیں مسیح موعود نہ مانا تو لازماً پیشین گوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے اندر مر جائیں گے اور طبعی موت نہیں مریں گے، بلکہ بسزائے موت جہنم میں پہنچیں گے۔

مگر افسوس مرزا جی کی اس قدر اہم پیشین گوئی کے بعد بھی وہ پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرے، کافی لمبے عرصے تک زندہ رہے، پیشین گوئی کے مطابق پادری آتھم کو ۵ر ستمبر ۱۸۹۴ء تک جہنم رسید ہو جانا چاہئے تھا مگر وہ ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء میں مرے اور طبعی موت مرے۔ (دیکھئے ہدایۃ المہتدی عن غوایۃ المفتری ص ۱۴۱، مصنفہ مولانا عبدالغنی بٹالوی)

پیشین گوئی کی میعاد پوری ہو جانے کے بعد عیسائیوں نے آتھم کا بڑی دھوم دھام کے ساتھ امرت سر شہر میں جلوس نکالا اور لوگوں کو دکھایا کہ دیکھو آتھم زندہ ہے۔ مرزا جی کی پیشین گوئی رکھی رہ گئی اور وہ بدنصیب لنگڑے، اندھے اور بہرے بھی ٹھیک ہونے سے محروم رہ گئے، جن کو پیشین گوئی کے ظہور میں آنے کے ساتھ بشارت دی گئی تھی۔

اب اگر مرزا جی کو اپنے دعوؤں کا پاس ہوتا تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ صاف طور پر اپنے کاذب اور

فریبی ہونے کا کھلے عام اعتراف کرتے، اپنے آپ کو عوام کی عدالت میں سزا کے لئے پیش کردیتے اور اعلان کرتے کہ میں جسے وحی سمجھتا تھا۔ درحقیقت وہ وحی نہیں تھی۔ شیطانی حرکات تھیں اور حق تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں سجدہ ریز ہوکر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے، اپنے سابقہ کردار پر ہزار بار لعنت بھیجتے اور دین کی صحیح راہ پر گامزن ہوجاتے لیکن اس شخص نے ایسا نہیں کیا اور وہ کر بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار تھا ہی نہیں، نہ اس پر کسی خبیث کا کوئی اثر تھا، ورنہ حقیقت حال کھل جانے پر وہ لازماً تائب ہوگیا ہوتا، ہم اپنا خیال ظاہر کرچکے ہیں کہ وہ ایک ذہین وفطین اور الحاد پسند آدمی تھا، جو کچھ وہ کررہا تھا، پوری طرح جان بوجھ کر کررہا تھا، لوگوں کو بے وقوف بنانے اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے کررہا تھا۔

مرزا جی کے کرتب

پہلا کرتب: جب مرزا جی نے دیکھ لیا کہ پادری آتھم ان کی پیشین گوئی کی مدت نکل جانے کے بعد بھی زندہ ہے، جس سے لوگوں میں ان کی بُری طرح رسوائی ہورہی ہے اور اپنے لوگوں کے ٹوٹ جانے کا بھی خطرہ ہے، وہ سوالات بھی کررہے ہیں تو آپ نے پینترا بدلا، فرمایا:

"میری مراد صرف آتھم سے نہیں بلکہ پوری جماعت سے ہے جو اس بحث میں اس کی معاون تھی۔" (نور الاسلام ص:۲، مصنفہ مرزا)

لوگوں کو احمق بنانے کے لئے پیشین گوئی کو زبردستی وسعت دے کر پادریوں کی صفوں میں نظر دوڑانی شروع کردی۔ اس عرصہ میں ایک پادری رائٹ مرگیا تھا، قدرت کا نظام ہے، لوگ پیدا بھی ہوتے ہیں، مرتے بھی رہتے ہیں، جیسے ہی رائٹ کا مرنا معلوم ہوا۔ فوراً مرزا جی پکار اٹھے کہ میری پیشین گوئی پوری ہوگئی، پادری رائٹ مرگیا، ہاویہ میں جاگرا۔ اب کہئے! اُسے عیاری نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے؟ پیشین گوئی پوری ہوگئی، بہت خوب! کیا کہتے ہیں، نبی ظلی کی دیانت وصداقت کے!

مرزا جی کو تو چھوڑ دیجئے، وہ تو چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی سے کام لے کر اپنا الو سیدھا کررہے تھے۔ افسوس تو ان پر ہے جو قدرت کی عطا کی ہوئی سمجھ اور روشن آنکھوں سے صحیح کام نہ لے کر مرزا جی کے ساتھ اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور اتنی کھلی ہوئی باتیں بھی انہیں غلط راہ سے نہیں ہٹا سکیں۔

دوسرا کرتب: سمجھے ہوں گے کہ شاید میری یہ توجیہ لوگوں کو مطمئن نہ کرسکے اس احساس سے دوسرا پینترا بدلا۔ فرمایا:

"پیشین گوئی میں یہ بھی تو ہے کہ اگر اس نے حق کی طرف رجوع نہ کیا اور اس نے رجوع الی الحق کرلیا تھا، اسی لئے تو نہیں مرا۔"

مزید فرمایا:

"پیشین گوئی نے اس کے دل پر اثر کیا اور وہ پیشین گوئی کی عظمت کی وجہ سے دل میں موت کے غم سے شہر شہر مارا پھرتا رہا۔" (اشتہارات ہزاری، دو ہزاری، سہ ہزاری، انوار الاسلام)

جب لوگوں نے کہا مرزا جی! "اس نے رجوع الی الحق کیا کہاں، وہ تو آج تک عیسائیت پر مضبوطی سے قائم ہے۔"

تو ایک اور پینترا بدلا، فرمایا:

"میری پیشین گوئی کے بعد اس کے دل میں موت کا ڈر پیدا ہوا جس سے وہ خدا کی طرف رجوع ہوا اور اس سے ڈرا، اسی لئے امرتسر سے باہر آتا جاتا رہا۔"

اہل نظر غور فرمائیں! پندرہ ماہ کے عرصہ میں کیا کسی کو دو چار سفر پیش نہیں آسکتے ہیں اس سے بھی زیادہ آسکتے ہیں اور آتے رہتے ہیں۔ اگر پادری آتھم بھی اپنی کسی ضرورت سے دو چار دفعہ کہیں سفر میں چلا گیا تو کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے گا کہ وہ مرزا جی کی پیشین گوئی سے ڈر کر امرتسر میں رہا تو مرے گا۔ باہر چلا گیا تو نہیں مرے گا۔ اس میں تو صرف مرنے کی بات ہے، وہ پندرہ ماہ کی متعینہ مدت میں کہیں بھی مرجاتا، پیشین گوئی سچی سمجھی جاتی۔

تیسرا کرتب: مرزا جی جانتے تھے کہ پیشین گوئی پوری نہ ہونے کی وجہ سے صورت حال زیادہ بگڑ گئی ہے۔ ابھی تک کوئی بات ڈھنگ کی نہیں بنی۔ اس لئے آپ نے ایک نیا پینترا بدلا اور لوگوں کو یہ اثر دینا چاہا کہ آتھم اگرچہ عیسائیت پر قائم ہے مگر دلی طور سے وہ حق کی طرف مائل ہوگیا ہے اور میری پیشین گوئی کے بعد سے اس نے عیسائیت کے لئے کوئی کام نہیں کیا کہتے ہیں:

"اس نے اس مباحثہ کے بعد میری پیشین گوئی کے ڈر سے عیسائیت کی حمایت میں ایک سطر بھی نہیں لکھی، بس یہی اس کے رجوع کی علامت ہے۔" (انجام آتھم)

درانحالیکہ آتھم عیسائیت کی حمایت میں حسب طاقت برابر لکھتا رہا۔ اس نے نہ صرف عیسائیت کی حمایت ہی میں لکھا بلکہ خود مرزا جی کی فریب کارانہ حرکتوں پر سے بھی وہ زندگی کے آخری دنوں تک پردے اٹھاتا رہا۔ اسے دجال، کذاب اور فریب کار تک لکھتا رہا۔ مرزا جی کے پیچھے آنکھیں بند کرکے چلنے والے اس صورت حال کو کیا کہیں گے؟ کیا مرزا کو جھوٹا اور دجال کہنے والا شخص بھی ان کی نظر میں رجوع الی الحق کئے ہوئے ہے؟ جس کی وجہ سے وہ پیشین گوئی کی تختہ دار سے بچ گیا۔

درحقیقت اس پیشین گوئی کے سراسر غلط ثابت ہوجانے سے مسیح موعود اور نبی ظلی کی ذات کو شدید

دھکا پہنچا۔ اس کا قصر نبوت سارا کا سارا زمین پر آ رہا۔ وہ چالاک ترین آدمی ہونے کے باوجود گھبرا گیا اور اس گھبراہٹ میں ایک سے ایک لچر اور بے تکی بات کہہ گیا:

"بات بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہ بنے"

ایک جگہ کہتے ہیں:

"آتھم نے جلسۂ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور پیشین گوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آپ کو دجال کہا تھا۔"

قارئین غور فرمائیں! اس پیشین گوئی میں کسی رخ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔ اس میں تو یہ ہے کہ جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ پندرہ مہینے کے اندر ہاویہ میں گرایا جاوے گا، مرزا جی کو اس پیشین گوئی نے دراصل ایک ایسے موڑ پر کھڑا کر دیا تھا، جہاں انہیں کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا اور وہ بوکھلائے ہوئے تھے۔

مرزا جی کی الٹی منطق: پیشین گوئی کی مدت میں آتھم کی جہنم رسیدہ نہ ہونے کی ایک طرف تو وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ اس نے رجوع الی الحق کر لیا تھا۔ اسی لئے وہ پیشین گوئی کی مار سے بچ نکلا، دوسری طرف مرزا جی کہتے ہیں:

"وہ ہاویہ میں مبتلا رہا جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ موت کے ڈر سے پریشان حال رہا۔ امرتسر سے گھبراہٹ میں ادھر ادھر بھاگا پھر اس کا سکون غارت ہو گیا اور یہی ہاویہ ہے۔"

آگے لکھتے ہیں: "ہماری پیشین گوئی کے الہامی الفاظ پڑھو اور ایک طرف اس کے مصائب کو جانچو جو اس پر وارد ہوئے تو تمہیں کچھ بھی اس بات میں شک نہیں ہوا کہ وہ بیشک ہاویہ میں گرا، ضرور گرا اور اس کے دل پر وہ رنج و غم اور بدحواسی وارد ہوئی جس کو ہم آگ کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہہ سکتے۔"

(انوار الاسلام ص:۷۰)

اب مرزا جی تو ہیں نہیں جو ان سے پوچھتے کہ یہ کیا الٹی منطق ہے کہ ایک طرف تو اس پر زور دیا جا رہا ہے کہ آتھم نے رجوع الی الحق کر لیا تھا، دوسری طرف یوں فرمایا جا رہا ہے کہ وہ ہاویہ (جہنم) میں گرا، ضرور گرا، معلوم نہیں کہ وہ کم بخت حق کے ساتھ ہاویہ میں کیسے گر گیا؟

مولانا محمد حسین وغیرہ سے متعلق پیشین گوئی

یہ پیشین گوئی مولانا محمد حسین بٹالوی اور ان کے دو ساتھیوں کے لئے کی گئی تھی جو مرزا جی کے لئے ایک بھاری آفت بنے ہوئے تھے، جن کے سامنے مرزائی ساری مکاریاں ناکام ہو رہی تھیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اس الہامی پیشین گوئی کو بھی فیصلہ کن اور حق و باطل کا معیار قرار دیا تھا، اپنے متوسلین کو معصومانہ انداز میں ہدایات دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گی اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ پر گالیاں نہ دیں وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے، جیسا کہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں، اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے، اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر و تقویٰ اختیار کرو اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرما دے۔"

(رسالہ راز حقیقت)

اب مرزا جی کا مندرجہ ذیل اشتہار ملاحظہ فرمائیے:

"میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین بٹالوی میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے، یہ ہے کہ اے ذوالجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ر نومبر ۱۸۹۷ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولا اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت

اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما، لیکن اگر میرے آقا میرے مولانا میرے منعم، میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ر دسمبر ۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے۔ شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے۔ ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کر ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ’’ضربت علیهم الذلة‘‘ کا مصداق کر۔‘‘

آگے لکھتے ہیں:

’’یہ دعا تھی جو میں نے کی، اس کے جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹیں گے۔‘‘

اس کے بعد یہ الہام ہوا اور کچھ الہامات عربی میں ہوئے، کہتے ہیں:

’’یہ خداتعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے، یعنی یہ خاکسار ایک طرف شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبتی، دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں، ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا، یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے، اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔‘‘

مرزا جی نے عاجزانہ اور دلکش انداز میں اپنے متبعین کو ہدایات دے کر اپنی پیشین گوئیوں کے برحق ہونے پر اور اپنے نصب العین کی صداقت پر جمانے کی سعی کی ہے۔ بہرکیف وہ کوئی بھی انداز اختیار کریں، ہمیں اس سے یہاں کوئی بحث نہیں، بحث ان کی پیشین گوئی سے ہے۔ یہ بات تو قارئین کے سامنے آ ہی گئی کہ مرزا جی اپنی ان پیشین گوئیوں کو اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دے رہے ہیں اور پوری قوت کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین کرا رہے ہیں کہ اگر یہ پیشین گوئیاں اپنی اپنی جگہ صحیح اور حق ثابت ہوئیں تو مجھے دوسری باتوں میں بھی صادق تسلیم کیا جائے، عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے، ورنہ ہر جہت سے کاذب، مفتری اور جھوٹا سمجھا جائے، یہ پیشین گوئیاں کیونکہ بہت زوردار دعوؤں کے ساتھ کی گئی تھیں اس لئے ان کے ناسمجھ متبعین نے بھی خوب دل کھول کر پروپیگنڈا کیا اور بے قراری کے ساتھ ان کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کیا جانے لگا۔

الہام مرزا کے بموجب یہ فیصلہ قطعی اور آخری فیصلہ ہونا چاہئے تھا۔ ان کے چیلے مرزا جی کو تو حق ہی پر جانتے تھے، وہ شدت سے منتظر تھے کہ اب دیکھئے پیشین گوئی زدہ لوگوں کا کیا حشر بنتا ہے، مگر وہ نیک حضرات کیونکہ حق پر تھے اور ان کے سینے ختم نبوت کے صحیح عقیدے کی روشنی سے منور تھے، اس لئے ان کا کچھ بھی نہیں بگڑا۔ خود مرزا جی کی پیشین گوئی کی موجیں ان کے ساحل ایمان سے ٹکرا کر فضا میں تحلیل ہوگئیں، وہ نیک دل اور مخلص حضرات ہر طرح بعافیت رہے ملت اسلامیہ میں ان کی عزت افزائی ہوئی۔ البتہ مرزا جی کی رسوائیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا، مگر وہ بزبان خود مسیح موعود اور نبی ظلی ایسے کہاں تھے جو حقائق کو تسلیم کر لیتے۔ حقائق سے تو ان کو الرجی ہوتی تھی۔

پیشین گوئی کے تیرہ ماہ کے اندر تو کیا، کئی سال بعد تک بھی جب مرزا جی کے مقابل لوگوں پر کوئی آفت نہ آئی اور نہ کوئی افتاد پڑی تو مرزا جی نے اپنی دیرینہ عادت کے مطابق اسی فنکاری سے کام لیا، جس کا مظاہرہ وہ پہلے سے کرتے آ رہے تھے۔ پیشین گوئی کا نشانہ بنائے جانے والوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جڑ دیا اور شور مچا دیا کہ میری پیشین گوئی پوری ہوگئی، وہ ذلیل ہوگئے، ان پر کفر کا فتویٰ لگ گیا، نیز یہ کہ اس اثنا میں محمد حسین کو کافی زمین ملی ہے، وہ زمیندار ہوگیا ہے۔ یہ بھی ہماری پیشین گوئی کے سچی ہوجانے کا بین ثبوت ہے، لوگوں نے پوچھا کہ زمین کا ملنا تو خوش حالی کی علامت ہے اور جسے انعام خداوندی کہنا چاہئے۔ اس میں تو ان کی عزت ہی بڑھی، ذلت تو نہ ہوئی، یہ بات سمجھ سے باہر ہے۔ ہاں اگر زمین ناجائز طور پر یا ظالمانہ انداز میں حاصل کی گئی ہے تو آپ کی بات کسی حد تک ٹھیک کہی جا سکتی ہے، مگر ایسا نہیں ہے یا پھر آپ ثابت کیجئے۔

اس پر فرمایا گیا: ’’وہ زمین ملنے سے زمیندار ہوگیا ہے، جو ذلت ہے کیونکہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہوجاتا ہے۔‘‘ یہ ہیں مرزا جی بہادر کی توجیہات اور ان کے بھاری اور معقول دلائل اور یہ تھیں نبی ظلی کی الہامی پیشین گوئیاں۔ یہی حال ان کے تمام الہامات کا ہے اور یہی معجزات کا وہ اپنے معجزات کی تعداد بڑے فخر کے ساتھ تین لاکھ بتاتے ہیں، لیکن کسی جاہل عقیدت مند نے ایک روپیہ مرزا جی کی نذر کر دیا تو فرمایا: ’’میرے دل میں یہ بات آئی تھی۔‘‘ بس ایک معجزہ ہوگیا۔ اسی طرح اگر کسی سے پانچ دس ہزار روپے ٹھگ لئے تو فی روپیہ ایک معجزہ کے حساب سے اتنی ہی معجزات تیار ہوگئے یا ان کے قلم سے غلط سلط عربی میں یا اردو میں کوئی شعر یا غزل وغیرہ نکل گئی تو اس کے تمام حروف والفاظ معجزات بن گئے۔ (جاری ہے)

گلشن نبوت کا مہکتا ہوا پھول

سیّدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما

مولانا محمد الیاس گھمن

ہجرت کے کٹھن سفر کو طے کئے چار برس کا عرصہ بیت چکا تھا، شعبان المعظم کے پانچویں روز خانوادہ نبوت میں جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کی گود میں ایسے لعل نے جنم لیا جو صبر واستقلال، عزیمت وشجاعت، ہمت وجوانمردی، بصیرت وفراست کا استعارہ بن گیا۔ جیسے دنیا نواسہ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مبارک نام سے یاد کرتی ہے۔

ولادت باسعادت کے بعد جب آپ کو اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے۔ بے پناہ محبت کا اظہار فرمایا، دہن مبارک سے کھجور چبا کر تحنیک فرمائی اور برکت کے لئے اپنے لعاب دہن کو نواسے کے منہ میں ڈالا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک میں نبی ولی کا لہو پہلے سے گردش کر رہا تھا، اب گھٹی بھی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی مل گئی۔

نام مبارک ''حسین'' بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا اور آپ کے کانوں میں توحید ورسالت، فلاح وکامیابی، اطاعت وعبادت کا پہلا درس (یعنی اذان واقامت) بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ساتویں دن سر کے بال بھی آپ علیہ السلام نے اتروائے، بالوں کے برابر چاندی بھی آپ ہی نے خیرات کی، عقیقہ بھی آپ نے ہی کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کا ختنہ کیا گیا۔

سیرت نگاروں اور تاریخ نویسوں نے محدثین کی تحقیق کو مدار بنا کر آپ رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کا یوں نقشہ کھینچا ہے: ''آپ انتہائی خوبصورت، ذہانت وذکاوت آپ کے چہرے پر جھلکتی ہوئی، قوت وشجاعت کے پیکر اور غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کان جسد الحسین یشبه جسد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم''... حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت مشابہت رکھتا ہے....

جامع ترمذی میں خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک اوپر والے نصف حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے ملتا جلتا تھا جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نیچے والے نصف حصے کی ساخت پرداخت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مشابہ تھی۔

اس مشابہت رسول اللہ کا اثر فقط جسم کے ظاہری اعضاء تک ہی محدود نہ تھا بلکہ روحانی طور پر بھی اس کے گہرے اثرات تھے، آپ کا چال چلن، گفتار و رفتار، جلوت وخلوت، قول وعمل، ایثار و ہمدردی، عادات و اطوار، خوش خلقی، حسن سلوک، مروت و رواداری، شجاعت وعزیمت، دور اندیشی وفراست، حکمت و دانائی، علم وتقویٰ، زہد و ورع، خشیت و للّٰہیت، محبت ومعرفت خداوندی، الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وعمدہ اوصاف کا کامل مظہر تھے۔

ان اوصاف کو دیکھتے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ باذن الٰہی ایک فرشتہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار بنائے جائیں گے۔''

فرشتے کی یہ بات خدائے ذوالجلال کی محبت کی عکاس ہے اللہ کریم اپنے ان دو اولیا کو جنت کے نوجوانان کے سردار بنائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپ سے بے پناہ محبت تھی، جس کا آپ نے مختلف مقامات پر اظہار بھی فرمایا۔

:...... صحیح مسلم میں ام المومنین زوجہ رسول سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز صبح سویرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے تشریف لائے۔ اتفاق سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ نکلے آپ نے ان کو اپنی چادر میں لے لیا پھر یکے بعد دیگرے حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ

جامع ترمذی میں خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک اوپر والے نصف حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے ملتا جلتا تھا جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نیچے والے نصف حصے کی ساخت پرداخت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مشابہ تھی۔

رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام نے ان سب کو اپنی چادر میں جمع فرمالیا اور قرآن کریم کی آیت مبارکہ ''انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ...الخ''... تلاوت فرمائی، ''اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے پیغمبر کے گھر والو! تم کو معصیت و نافرمانی کی گندگی سے دور رکھے اور تم کو ظاہر و باطناً عقیدۃً وعملاً وخلقاً پاک صاف رکھے۔''

(بیان القرآن تحت آیت انما یرید اللہ)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: لفظ اہل بیت کے دو مفہوم ہیں ایک ازواج، دوسرے عترت۔ خصوصیت قرائن سے کسی مقام پر ایک مفہوم مراد ہوتا ہے کہیں دوسرا اور کہیں عام بھی ہوسکتا ہے۔

۲:... صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عراقی نے ان سے پوچھا کہ کیا حالتِ احرام میں مکھی مارنا جائز ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عراقیوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو تو شہید کر ڈالا اب مکھی مارنے کے احکام پوچھنے لگ گئے ہیں؟ یاد رکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن وحسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔''

جیسے پھول قلب ونظر کو سرور اور دماغ کو فرحت بخشتا ہے، ایسے ہی ان پھولوں سے نبی کے قلب ونظر کو سرور اور دماغ کو فرحت وتازگی ملتی ہے۔

۳:... جامع الترمذی میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ: ''حسین (رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں ان کو اپنے سینے سے لگاؤں اور پیار کروں۔''

۴:... جامع الترمذی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اللہ! میں حسن وحسینؓ سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت فرمائیں اور اس شخص سے محبت فرمائیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔

۵:... جامع الترمذی میں حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حسین رضی اللہ عنہ میری اولاد ہے اور میرا حسین رضی اللہ عنہ سے خصوصی تعلق ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو حسین رضی اللہ عنہ سے دعویٔ محبت میں عملاً سچا ہو۔''

۶:... جامع الترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

نوٹ: جلیل القدر محدث ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: حدیث پاک کی مراد یہ ہے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ان تمام لوگوں میں افضل ہیں جو عالم شباب (جوانی) میں انتقال کرگئے، اس سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی جوانی میں دنیا سے کوچ فرماگئے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جیسے نوجوان مروت اور جوانی والے کام سرانجام دیتے ہیں ایسے ہی حسنین کریمین نے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

جامع الترمذی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اللہ! میں حسن وحسینؓ سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی ان سے محبت فرمائیں اور اس شخص سے محبت فرمائیں جوان سے محبت کرتا ہے۔

اسلام کی تعلیم میں افراط نہ تفریط نہیں بلکہ اعتدال ہی اعتدال ہے، بعض لوگوں کو حدیث مذکورہ بالا سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید حسنین کریمین کا مقام، مرتبہ اور درجہ خلفاء راشدین (ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے زیادہ ہے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔

جامع الترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء ورسل کے علاوہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ان تمام اولین وآخرین جنتی لوگوں کے سردار ہیں جو بڑی عمر میں انتقال کرگئے اور حضرات حسنین کریمینؓ بھی بڑی عمر میں دارفانی سے کوچ کرگئے تھے اس لحاظ سے حضرات شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) حسنین کریمین کے بھی سردار ہوئے۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کا جنت میں خاص دوست ہوگا اور میرے مخصوص دوست حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوں گے۔''

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں حضرت بریدہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ حسنین کریمین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بھی زیادہ فضیلت والے ہیں۔

ان تمام روایات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ خلفاء راشدین کا مقام ومرتبہ حضرات حسنین کریمینؓ سے بھی بلند ہے۔ دینِ اسلام میں فرق مراتب رسولوں کے مابین بھی ملحوظ اور حضرات صحابہ و اہل بیتؓ کے درمیان بھی مسلّمہ حقیقت ہے۔ ☆☆

ختم نبوت یومِ تشکر ریلی، بنوں

سرائے نورنگ (مولانا محمد ابراہیم ادہمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۷ ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالے سے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ یوم ختم نبوت ریلی کی کامیابی کے لئے ضلعی مجلس عاملہ نے بہت سے چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کیے۔ ان پروگرامز کی وجہ سے ۷ ستمبر کو جامعہ مسجد میناری سے نکلنے والی ریلی میں عاشقانِ ختم نبوت قافلوں کی شکل میں شریک ہورہے تھے۔ ریلی ۳ بجے جامع مسجد میناری نورنگ سے شروع ہوئی۔ جس کی قیادت ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان، سرپرستِ اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے سابق ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، پیر طریقت مولانا امام یوسف، مولانا سفیر اللہ، حاجی عظیم خان، مولانا عبدالحمید، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا گل رئیس خان، مولانا شبیر احمد، حافظ ظہور احمد، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا محمد سبحان، مولانا محمد ارشاد، ماجد حسین، مفتی رضوان اللہ اور مولانا حفیظ الرحمٰن سمیت بڑی تعداد میں اسکول، کالجوں ودینی مدارس کے طلباء، علماء، خطباء، ائمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے یوم تشکر ریلی پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کے مختلف گزر گاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے، کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے اُمت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ اس عظیم فیصلے پر ہم اُس وقت کے وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو، قائد حزب اختلاف وقائد جمعیت مفتی محمود، "مفکر ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزاروی" شیخ الحدیث مولانا عبدالحق"، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد اور خان عبدالولی خان سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جن اکابرین بالخصوص امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا تاج محمود، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا سید محمد یوسف بنوری، خواجہ خواجگان مولانا خان محمد اور مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہم اللہ تعالیٰ سمیت محافظین ختم نبوت اسیران ختم نبوت شہداء ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے دلیرانہ فیصلہ سنایا تھا ٹھیک اسی طرح اسپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق اور چیئرمین سینٹ رضا ربانی کو چاہئے کہ ۷ ستمبر کا دن سرکاری طور پر منایا جائے۔ مقررین نے برما کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ برما کے مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے اور برمی حکومت فوج اور بدھ مت کے پیروکاروں نے برمی مسلمانوں پر سفاکانہ مظالم ڈھا کر قیامت صغریٰ برپا کی ہے تاہم اقوام متحدہ سمیت انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والی تنظیموں نے چپ کا روزہ رکھ لیا ہے اور برمی مسلمانوں پر جاری مظالم انہیں نظر نہیں آرہے ہیں، ان کا مزید کہنا تھا کہ اگر کسی مسلم ملک میں اس نوعیت کا کوئی معمولی واقعہ رونما ہوجاتا تو یہی مغربی ممالک اُن پر دہشت گردی کا الزام لگا کر بم بارود اور گولیاں برسا کر اُن کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے افغانستان، عراق، لیبیا، یمن، فلسطین، کشمیر اور پاکستان کے قبائلی علاقوں کی مثال ہمارے سامنے ہے، انہوں نے مزید کہا کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹری کس مرض کی دوا ہے برما کی مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہے چھوٹے اور معصوم بچوں کو ذبح کیا جاتا ہے اور الیکٹریکل شارٹس دیئے جاتے ہیں جس کے ویڈیو ریکارڈ سوشل میڈیا پر موجود ہیں تاہم افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ مسلم ممالک کی اتحادی فوج بھی اس ظلم وستم کے خلاف بولنے کی ہمت نہیں رکھتی ہے تو ایسے ۳۹ ممالک کے فوجی اتحاد کا مقصد کیا ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اسلامی ممالک کی فوج برما جاتیں اور بدھ مت کے پیروکاروں کی عقل ٹھکانے لگاتیں انہوں نے اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ الیکٹرانک میڈیا اور اُن سے وابستہ صحافیوں نے ملالہ یوسف زئی کو دن رات ٹی وی پر بڑھا چڑھا کر پیش کیا تاہم برمی مسلمانوں کی نسل کشی پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہے ہیں جو کہ معنی خیز ہے مقررین نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور پاکستان اور افغانستان سے متعلق اُن کی نئی پالیسی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک پرامن آزاد اور خود مختار ملک ہے پاکستان کو کمزور سمجھنے والے احمقوں کی جنم میں رہتے ہیں اگر پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت کو خطرہ ہوا تو ہماری بہادر افواج اور قوم دشمن کو منہ توڑ جواب دے گی انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پوری قوم ایک پلیٹ فارم پر کھڑی ہوکر پاک فوج کے شانہ بشانہ اپنی سرحدوں کے دفاع کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

ختم نبوت یوم تشکر ریلی کی قراردادیں:

آج ۷ ستمبر کے اس عظیم الشان ختم نبوت ریلی کی وساطت سے ہم اکابرین ختم نبوت، شہدائے ختم نبوت، مجاہدین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کی روح سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان کا مشن پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے' یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے، حکومت وقت ناموس رسالت کے قوانین میں

ترامیم سے باز رہے اور اس قانون کے تحت جن مجرموں پر جرم ثابت ہو کر سزائیں سنائی گئی ہیں ان پر فوری طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ آسیہ مسیح سمیت تمام گستاخوں کو فوری طور پر سزائے موت دی جائے‘ مسلم ٹی وی دن اور مسلم ٹی وی ٹو سمیت تمام قادیانی چینلز‘ اخبارات و جرائد کو فوری طور پر بند کیا جائے‘ یہ اجتماع عوام الناس سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مصنوعات (ذائقہ بناسپتی، شاہ تاج شوگر ملز، پنجاب آئل ملز، راجہ سوپ، کیور یٹو میڈیسن، یونیورسل سٹیبلائزر) سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے‘ ٹرمپ نے پاکستان کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی ہے ہم اُس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور چیف آف آرمی اسٹاف نے اس کے خلاف جو بیان دیا ہے اس پر جنرل قمر جاوید باجوہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں‘ ہم برما کے مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ان پر ناروا مظالم کی مذمت کرتے ہیں حکومت وقت ہر سطح پر اُن کا تعاون کرے۔

ختم نبوت کانفرنس بھلوال

عالمی مجلس ختم نبوت بھلوال کے زیر اہتمام ۲۱ ؍اگست ۲۰۱۷ء کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدنی بھلوال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس کی صدارت مولانا محمد یعقوب احسن، سرپرستی مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی، نگرانی علامہ محبوب الحسن طاہر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے قاری احمد سعید صاحب نے کیا اور نعت قاری محمد راشد، قاری اکرام اللہ مدنی شاعر ختم نبوت الحاج سید سلمان گیلانی نے پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، عالمی مجلس سرگودھا کے مبلغ مولانا امجد علی، قاری احمد علی ندیم کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل گفتگو فرمائی۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر کارکنان کی حوصلہ افزائی کی اور ذمہ داران شیخ منصور احمد، ڈاکٹر محمود الحسن ناصر و دیگر کو مبارکباد پیش کی۔ علماء کرام نے فرمایا کہ یہ کانفرنس اب ہر سال ہونی چاہیے کانفرنس میں مقامی علماء کے علاوہ آس پاس کے علاقوں مثلاً سرگودھا سے مولانا ثناء اللہ ایوبی، میانی سے مولانا بلال، بھیرہ سے قاری ریاض گاڈھی و دیگر حضرات نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے خواجہ زاہد، شیخ عمیر منصور، شیخ شاکر، حافظ عبداللہ، شیخ فہد حمید، شیخ وقاص، شیخ محمد فیاض، شیخ شیراز، شیخ زین، مولانا اشرف، ڈاکٹر منظور الحسن، حافظ منشور الحسن، شہباز ذوالفقار، حاجی عبدالوہاب، عمر اکرم، بھائی واجد، اسد و دیگر کارکنان نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ختم نبوت کانفرنس، لاہور

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد قباء ہربنس پورہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے امیر و رکن مرکزی مجلس شوریٰ مولانا مفتی محمد حسن نے کی صدارت کی۔ کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ امریکی ومغربی دباؤ پر پاکستان کے اسلامی تشخص کو مسخ کرنے اور 1973ء کے متفقہ عوامی آئین کی اسلامی شقوں کو ہرگز چھیڑنے کی اجازت نہیں دیں گے، حکومت اغیار کے ایجنڈے پر ختم نبوت و ناموسِ رسالت قانون کو چھیڑ کر کسی نئے بحران کو جنم نہ دے، کیونکہ ناموسِ رسالت ایکٹ کو چھیڑا گیا تو ایک نہ ختم ہونے والا بحران جنم لے گا۔ مفتی محمد حسن نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت نے امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ قادیانی اسلام کا ٹائٹل استعمال کرکے سادہ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں، حکومت قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے روکے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائم مقام سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جس کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ 1973ء کا متفقہ اسلامی آئین ہمارے اکابرین کی بدولت بنا اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ پاکستان کے حق میں سرحد کا ریفرنڈم مولانا شبیر احمد عثمانی نے جتوایا اور قرارداد مقاصد بھی مولانا شبیر احمد عثمانی نے پیش کی اور سب سے پہلے پاکستان کا پرچم بانی پاکستان قائداعظم کی موجودگی میں مولانا شبیر احمد عثمانی لہرایا آج دشمن کی ملک و ملت کے خلاف سازشیں عروج پر ہیں ہم ملک کے دشمنوں کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا مفتی محمودؒ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ آج بھی اسمبلی کے اندر مفتی محمودؒ کے جانشین اور نام لیوا موجود ہیں، ختم نبوت اور پاکستان کے باغیوں کے ساتھ آخری دم تک لڑیں گے۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال کرکے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور ہم بھی قادیانی گروہ کو مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ملک عزیز میں ہونے والی دہشت گردی کی تحقیقات میں قادیانی جماعت کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ ممتاز خطیب مولانا رفیق جامی نے کہا کہ قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام کا نام استعمال کرکے وہ پوری دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چاہتے ہیں تو پھر جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اعلان کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان کر اسلام کی سچی اور ابدی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے لئے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی بنیاد ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر کارکن، امت مسلمہ کا ہر فرد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے۔ اگر ملک پر کوئی امتحان آیا تو تمام علماء اور دینی مدارس کے طلبا پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ قاری جمیل الرحمن اختر نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ قادیانی ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں وہ یا تو مرزائیت سے توبہ کرکے مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کریں اور خاتم المرسلین، مولائے کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائیں یا پھر پوری امت مسلمہ کے فیصلہ اور آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں۔ قاری علیم الدین شاکر نے کہا کہ ختم نبوت دین کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے، عقیدہ ختم نبوت انسانیت پر ایک احسان عظیم ہے۔ کانفرنس میں شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا امجد سعید، مولانا محمد کاشف، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا قاسم گجر، مولانا خلاق احمد، مولانا قاری رفیق زاہد، مولانا خالد عابد، مولانا محمد سعید وقار، مولانا خالد محمود، حافظ عبداللہ، قاری احسان ریاض و دیگر علماء، تاجر برادری، اسٹوڈنٹس اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

قادیانی مرتدین کی اولاد کا حکم

مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل استفتاء سے متعلق:

ا:... ایک شخص مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا اب اس کی قادیانی اولاد پر مرتد کے احکام جاری ہوں گے یا کافر کے؟ اس باب میں قاعدہ کلیہ بیان فرمادیں۔

۲:... قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والوں سے بائیکاٹ کرنا شرعاً کیسا ہے؟ جبکہ وہ لوگ قادیانیوں سے تعلقات پر مصر ہوں بالخصوص جبکہ تعلقات کی آڑ میں قادیانیوں کو اپنے غلط اور باطل نظریات کی تبلیغ کا موقع ملتا ہو۔

۳:... کیا سب کافروں کے مسلمان ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے یا قادیانی، لاہوری اور احمدیوں کے مسلمان ہونے کا طریقہ دیگر کافروں سے کچھ مختلف ہے؟

۴:... جب کوئی احمدی اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرے اور اس پر تحریری بیان حلفی بھی دے جس پر بجائے احمدیت سے برأت کے قادیانیت سے برأت کا اظہار ہو تو کیا اس بیان حلفی کی بنیاد پر اسے مسلمان تسلیم کیا جائے گا؟ (جبکہ مرزا سے متعلق بیان حلفی میں کچھ ذکر نہ ہو)

۵:... قادیانی لڑکی حسب دستور مسلمان ہو جانے کے بعد کس حد تک اپنے والدین سے ربط و تعلق رکھ سکتی ہے؟

مستفتیان
اہلیان علاقہ کچھی
تحصیل وضلع ہری پور

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اصل سوال کے جواب سے پہلے چند باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں: کیونکہ ان پر جواب کا سمجھنا موقوف ہے:

ا:... عام مرتدین اور ان کی اولاد کے بارے میں تو قانون یہ ہے کہ مرتد کی صلبی اولاد والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے حکماً مرتد ہیں البتہ دوسری پشت میں یعنی مرتد کی اولاد کی اولاد پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوتے بلکہ کافر اصلی کے احکام جاری ہوتے ہیں چنانچہ درمختار میں ہے:

(زوجان ارتدا ولحقا فولدت) المرتدة (ولداً و وُلد لـه) أي لذلك المولود (ولد فظهر عليهم) جميعاً (فالولدان في) كاصلهما (و) الولد (الاول يجبر) بالضرب أي وبالحبس فهو. (على الاسلام) وان حبلت به ثمة لتبعيته لأبويه (لا الثاني) لعدم تبعية الجد على الظاهر فحكمه كحربي. (قوله فالولدان في كاصلهما) هذا ظاهر في الولد فان امه تسترق والولد يتبع امه في الحرية والرق. اما ولد الوالد فلا يتبعها لانه لا يتبع الجد كما يأتي وهذه جدة في حكم الجدة ولا اباه لان اباه تبع والتبع لا يستتبع غيره كمايأتي (قوله لتبعية لابويه) اى في الاسلام والردة وهما يجبران، فكذا هو (قوله لعدم تبعية الجد) ولعدم تبعية لابيه لان ردة ابيه كانت تبعا والتبع لا يستتبع خصوصا، واصل التبعية ثابتة على خلاف القياس، لانه لم يرتد حقيقة ولذا يجبر بالحبس لا بالقتل، بخلاف ابيه. بحر. (الدر المختار مع رد المحتار: ج ۴، صفحه نمبر: ۲۵۶. باب المرتد. طبع سعيد).

خلاصہ: میاں بیوی مرتد ہو کر دار الحرب چلے گئے وہاں مرتد عورت نے بچہ جنا، اور آگے اس لڑکے کا لڑکا ہوا، پھر یہ سب جہاد میں مسلمانوں کے قابو میں آ گئے تو مرتد جوڑے کی طرح انکا بیٹا اور پوتا بھی مال غنیمت ہے انکے بیٹے کو ضرب وحبس کے ذریعے اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا خواہ وہ دار الحرب میں حاملہ ہوئی تھی، کیونکہ وہ اپنے والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے حکماً مرتد ہے مگر پوتے کو مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ ظاہر روایت کے مطابق پوتا دادے کے تابع نہیں ہوتا، پس اسکا حکم عام حربی کافر کا حکم ہے۔

۲:... البتہ قادیانی مرتدین کی اولاد کا حکم ان سے مختلف ہے کیوں کہ قادیانی مرتد ہونے کے ساتھ ساتھ زندیق بھی ہیں۔

فقہاء کی اصطلاح میں "زندیق" ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، مگر دل میں کفریہ عقائد رکھتا ہو اور اپنے کفر کو اسلام کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرتا ہو۔

جیسا کہ شرح مقاصد میں ہے:

"وان كان مع اعترافه بنبوة النبي ﷺ واظهاره شعائر الاسلام يبطن عقائد هي كفر بالاتفاق خص باسم الزنديق." (جلد ۵ صفحہ ۲۶۹)

۳:... زندیق کا حکم:

تمام ائمہ کے نزدیک زندیق کا حکم وہی ہے جو مرتد کا ہے، چنانچہ

ا:... زندیق، مرتد کی طرح واجب القتل ہے۔

۲:... اس سے رشتہ ناتا ناجائز اور باطل ہے۔

۴:...اور اس کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے۔

بلکہ ایک اعتبار سے زندیق کا کفر، مرتد سے بھی بدتر ہے، کیونکہ باجماعِ اُمت مرتد کو توبہ کی تلقین کی جاتی ہے، اور اگر وہ توبہ کرکے دوبارہ مسلمان ہوجائے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہوجاتی ہے۔ لیکن زندیق کی توبہ میں اختلاف ہے، امام شافعیؒ اور مشہور روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ سچے دل سے تائب ہوجائے تو اس سے قتل ساقط ہوجائے گا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ زندیق کی توبہ قبول نہیں، یعنی وہ توبہ کا اظہار کرے تب بھی اس سے قتل کی سزا ساقط نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ سے بھی یہی منقول ہے کہ زندیق کی توبہ نہیں، امام احمدؒ سے بھی ایک روایت یہی ہے۔ فتاویٰ قاضی خان، بحرالرائق اور درمختار وغیرہ میں یہ تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ اگر زندیق ازخود آکر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی، اور قتل کی سزا اس سے ساقط ہوجائے گی۔ لیکن اگر وہ گرفتار ہونے کے بعد توبہ کرے تو اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ واجب القتل ہے۔ فقہِ مالکی کی معروف کتاب المواہب الجلیل میں بھی یہی تفصیل ذکر کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں فقہاء کی درج ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

امام ابوبکر جصاصؒ لکھتے ہیں:

”قال أبوحنیفة: اقتل الزندیق سرًا فان توبته لا تعرف. قال مالک: یقتل الزنادقة ولا یستتابون۔“

(احکام القرآن للجصاص، ج:۲، ص:۲۸۶)

ترجمہ:...”امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق کو موقع پاکر چپکے سے قتل کردو، کیونکہ اس کی توبہ معروف نہیں۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: زندیقوں کو قتل کیا جائے گا اور ان سے توبہ نہیں لی جائے گی۔“

درمختار میں ہے:

”وکذا الکافر بسبب الزندقة لا توبة له، وجعله فی الفتح ظاهر المذهب لکن فی حظر الخانیة الفتوی علٰی أنه اذا أخذ الساحر أو الزندیق المعروف الداعی قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل، ولو أخذ بعدها قبلت۔“ (الدرالمختار، ج:۴، ص:۲۴۲)

ترجمہ:...”اور اسی طرح جو شخص زندقہ کی وجہ سے کافر ہوگیا ہو، اس کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور فتح القدیر میں اس کو ظاہر مذہب بتایا ہے، لیکن فتاویٰ قاضی خان، کتاب الحظر والاباحہ میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے جب جادوگر اور زندیق جو معروف اور داعی ہو توبہ سے پہلے گرفتار ہوجائیں، اور پھر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں، بلکہ ان کو قتل کیا جائے، اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی تو توبہ قبول کی جائے گی۔“

البحرالرائق میں ہے:

”لا تقبل توبة الزندیق فی ظاهر المذهب وهو من لا یتدین بدین ...... فی الخانیة قالوا ان جاء الزندیق قبل أن یؤخذ فأقر أنه زندیق فتاب عن ذٰلک تقبل توبته، وان أخذ ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل۔“ (البحرالرائق، ج:۵، ص:۱۳۶)

ترجمہ:...”ظاہر مذہب میں زندیق کی توبہ قابلِ قبول نہیں اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قائل نہ ہو، اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ اگر زندیق گرفتار ہونے سے پہلے خود آکر اقرار کرلے کہ وہ زندیق ہے، پس اس سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہے، اور اگر گرفتار ہوا پھر توبہ کی، تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔“

فقہِ مالکی کی کتاب ”مواہب الجلیل شرح مختصر الخلیل“ میں ہے:

”الزندیق وهو من یظهر الاسلام ویسر الکفر فاذا ثبت علیه الکفر لم یستتب ویقتل ولو أظهر توبته لأن اظهار التوبة لا یخرجه عما یبدیه من عادته ومذهبه فان التقیة عند الخوف عین الزندقة أما اذا جاء بنفسه مقرًا بزندقته ومعلنا توبته دون أن یظهر علیه فتقبل توبته۔“ (مواہب الجلیل، ج:۶، ص:۲۸۲ بحوالہ التشریع الجنائی الاسلامی، ج:۲، ص:۷۲۴)

ترجمہ:...”زندیق وہ شخص ہے جو اسلام کا اظہار کرتا ہو اور کفر کو چھپاتا ہو، پس جب اس کا کفر ثابت ہوجائے تو اس سے توبہ نہیں لی جائے گی، بلکہ اسے قتل کیا جائے گا، خواہ وہ توبہ کا اظہار کرے، کیونکہ توبہ کا اظہار اس کو اس کی اس عادت و مذہب سے نہیں نکالتا جس کو وہ ظاہر کیا کرتا ہے، کیونکہ خوف کے وقت بچاؤ کے لئے توبہ کا اظہار عین زندقہ ہے۔ البتہ اگر وہ گرفتار ہوئے بغیر خود آکر اپنے زندقہ کا اقرار کرے اور توبہ کا اعلان کرے، تو اس کی توبہ قبول کی جائے (اور اس سے قتل کی سزا ساقط ہوجائے گی)۔“

فقہِ شافعی کی کتاب المجموع شرح المہذب میں ہے:

”المرتد اذا أسلم ولم یقتل صح اسلامه سواء کانت ردته الٰی کفر متظاهر به أهله کالیهودیة والنصرانیة وعبادة الأصنام أو الٰی کفر یستتر به أهله کالزندقة، والزندیق هو الذی یظهر الاسلام ویبطن الکفر فمتی قامت بینة أنه تکلم بما یکفر فانه یستتاب وان

تاب والا قتل، فان استتیب فتاب قبلت
توبتہ، وقال بعض الناس: اذا أسلم
المرتد لم یحقن دمہ بحال لقولہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم: "من بدّل دینہ فاقتلوہ"
وھذا قد بدل. وقال مالک وأحمد
واسحاق: لا تقبل توبۃ الزِّندیق ولا
یحقن دمہ بذٰلک وھو احدی الروایتین
عن أبی حنیفۃ والروایۃ الاُخریٰ
کمذھبنا۔" (المجموع شرح المھذب
ج:۱۹، ص:۲۳۳)

ترجمہ:..."مرتد جب مسلمان ہوجائے اور اسے قتل نہ کیا جائے تو اس کا اسلام صحیح ہے، خواہ وہ ایسے کفر کی طرف مرتد ہوا ہو جس کو اس مذہب کے لوگ ظاہر کرتے ہیں جیسے یہودیت، نصرانیت، بت پرستی۔ خواہ اس کا اِرتداد ایسے کفر کی طرف ہوا ہو جس کو اس مذہب کے لوگ چھپاتے ہیں، جیسے زندقہ۔ اور زندیق وہ ہے جو اسلام کا اِظہار کرتا ہو اور کفر کو چھپاتا ہو، پس جب اس پر شہادت قائم ہوجائے کہ اس نے کلمۂ کفر بکا ہے تو اس سے توبہ کے لئے کہا جائے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک، ورنہ اس کو قتل کردیا جائے۔ اگر اس سے توبہ لی گئی اور اس نے توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ جب مرتد مسلمان ہوجائے تو اس کا خون محفوظ نہیں ہوتا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "جو شخص اپنے دین کو بدل لے یعنی مرتد ہوجائے، اس کو قتل کردو۔" اور اس نے دین بدل لیا تھا۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ زندیق کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔"

اور فقہِ شافعی میں بھی ایک قول یہ ہے کہ جو شخص کفرِ خفی کی طرف مرتد ہوجائے اس کی توبہ قبول نہیں، جیسے زنادقہ اور باطنیہ۔

امام نوویؒ منہاج میں لکھتے ہیں:

"وقیل لا یقبل اسلامہ، ان ارتد
الیٰ کفر خفی کزندقۃ وباطنیۃ۔"
(نہایۃ المحتاج شرح المنہاج ج:۷، ص:۳۹۹)

ترجمہ:..."اور ایک قول یہ ہے کہ مرتد کا اسلام قبول نہیں کیا جائے گا، اگر اس نے کفرِ خفی کی طرف اِرتداد اِختیار کیا ہو، مثلاً اس نے زندقہ یا باطنیت اِختیار کرلی ہو۔"

فقہِ حنبلی کی کتاب المغنی اور الشرح الکبیر میں ہے:

"اذا تاب (المرتد) قبلت توبتہ
ولم یقتل أی کفر کان وسواء کان
زندیقًا ویتستر بالکفر أو لم یکن وھذا
مذھب الشافعی والعنبری، ویروی
ذٰلک عن علی وابن مسعود وھو
احدی الروایتین عن أحمد واختیار أبی
بکر الخلال وقال انہ أولیٰ علیٰ مذھب
أبی عبداللّٰہ، والروایۃ الأخریٰ: لا تقبل
توبۃ الزندیق ومن تکررت ردتہ وھو
قول مالک واللیث واسحاق وعن أبی
حنیفۃ روایات: کھاتین و اختیار
أبی بکر انہ لا تقبل توبۃ الزندیق۔"
(المغنی ج:۱۰، ص:۸۷، الشرح الکبیر ج:۱۰، ص:۸۹)

ترجمہ:..."مرتد جب توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا، خواہ اس نے کوئی سا کفر اِختیار کیا ہو، خواہ زندیق ہو اور کفر کو چھپاتا ہو، یا زندیق نہ ہو۔ یہ امام شافعیؒ اور عنبریؒ کا مذہب ہے، اور یہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، اور یہی ایک روایت امام احمدؒ سے ہے، ابوبکر خلال نے اسی کو اِختیار کیا ہے، اور کہا ہے کہ امام احمدؒ کے مذہب میں یہی روایت راجح ہے۔ دُوسری روایت یہ ہے کہ زندیق اور جو شخص بار بار مرتد ہوتا ہو، اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

یہی قول ہے امام مالکؒ، امام لیثؒ اور امام اسحاقؒ کا، اور امام ابوحنیفہؒ سے دونوں طرح کی روایتیں ہیں اور ابوبکرؒ کے نزدیک مختار یہی ہے کہ زندیق کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔"

امام شمس الدین ابنِ قدامہ مقدسیؒ، مرتد کے نکاح کے باطل ہونے اور اس کے ذبیحے کی حرمت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"والزِّندیق کالمرتد فیما
ذکرنا۔" (المغنی مع شرح الکبیر ج:۷، ص:۱۷۱)

ترجمہ:..."اور مذکورہ بالا اَحکام میں زندیق، مرتد کی طرح ہے۔"

دُوسری جگہ لکھتے ہیں:

"وحکم سائر الکفار من عبدۃ
الأوثان والزنادقۃ وغیرھم حکم
المجوس فی تحریم ذبائحھم
وصیدھم۔" (المغنی مع الشرح الکبیر ج:۱۱، ص:۳۹)

ترجمہ:..."اہلِ کتاب کے علاوہ باقی کفار، بت پرست اور زندیق وغیرہ کا حکم مجوسیوں کا حکم ہے کہ ان کا ذبیحہ اور شکار حرام ہے۔"

المجموع شرح المہذب میں ہے:

"ولا تحل ذبیحۃ المرتد ولا
الوثنی ولا المجوسی لما ذکرہ
المصنف وھکذا حکم الزندیق وغیرہ
من الکفار الذین لیس لھم کتاب۔"
(المجموع شرح المہذب ج:۹، ص:۷۵)

ترجمہ:..."اور حلال نہیں ذبیحہ مرتد کا، نہ بت پرست کا، نہ مجوسی کا۔ اور یہی حکم ہے زندیق

وغیرہ ان کفار کا جن کے پاس آسمانی کتاب نہیں۔" (ملخص از تحفہ قادیانیت جلد ششم)

(۱) اس تفصیل کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے قادیانی مرتدین کی صلبی اولاد اپنے والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے حکماً مرتد اور زندیق ہیں، اور ان پر مرتدین کے احکام جاری ہونگے اور ان کی اولاد کی اولاد مرتد نہیں، بلکہ خالص زندیق ہے۔ اور ان پر زنادقہ کے احکام جاری ہونگے۔

(۲): کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا قرآن وحدیث کی رُو سے حرام ہے۔ ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، ان کی شادی، غمی میں شرکت کرنا یا انکو اپنی شادی غمی میں شرکت کروانا، اسی طرح ان سے تجارتی لین دین کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

قرآن مجید میں ہے: "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔" (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں۔ گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (کے قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے)، اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ خوب سن لو! کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

قال تعالیٰ: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ الخ وفی هذه الآية دلالة علی ان الكافر لا يكون وليا للمسلم لا فی التصرف ولا فی النصرة، ويدل علی وجوب البراءة عن الكفار والعداوة لهم. ويدل علی ان الكفر ملة واحدة لقوله تعالیٰ: بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ۔" (احکام القرآن للجصاص ص ۴۴۴ ج ۲ طبع سہیل اکیڈمی لاہور)

لہٰذا بصورت مسئولہ جو مسلمان حضرات قادیانیوں سے تعلقات رکھتے ہیں، ان کا یہ فعل قطعاً غلط اور سراسر خلاف شرع حرکت ہے خاص کر جب تعلقات کی آڑ میں قادیانیوں کو اپنے نظریات کی تبلیغ کا موقع بھی ملتا ہے جیسا کہ سوال میں درج ہے ایسی صورت حال میں تو یہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں میں بھرپور طریقہ پر معاونت کی ایک شکل ہے، جس کی کسی مسلمان کو قطعاً اجازت نہیں، لہٰذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ فوراً قادیانیوں سے اپنے تعلقات کو ختم کریں اور اپنے ایمان کی خیر منائیں اور اگر یہ لوگ اپنے تعلقات ختم نہیں کرتے تو پھر عام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس طرح کے نام نہاد مسلمانوں سے بائیکاٹ کریں ان سے سلام کلام ختم کریں اور ان کے بیوی بچوں کو ان سے علیحدہ کریں، تا کہ یہ لوگ اپنی حرکات سے باز آجائیں۔ اگر باز آگئے تو ٹھیک ورنہ ان کو کافر سمجھ کر ان سے کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

(3/4): قادیانی مرتدین کے مسلمان ہونے کا طریقہ عام کافروں سے کچھ مختلف ہے، وہ اس طرح کہ عام کافر تو شہادتین یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے اور اقرار کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے، لیکن قادیانیوں کے مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ شہادت پڑھنا اور زبانی اقرار کرنا اور حضور علیہ السلام کو آخری نبی ماننا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی توبہ صحیح ہونے اور اسلام لانے کے لئے ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی ہر دو جماعتوں (مرزائی/لاہوری) کو برملا کافر اور ان کے مرتد ہونے کا اعلان کرے۔ مرزا قادیانی کی نبوت ومجددیت کا کھلے لفظوں میں انکار کرے اور اس کے کذاب و دجال ہونے کی تصریح کرے اور مرزائیت اور ہر دین باطل سے مکمل بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ کرے تب انہیں مسلمان سمجھا جائے گا ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری ص ۲۵۳، ج ۲، طبع ماجدیہ میں ہے:

"واسلامه ای المرتد ان يأتی بكلمة الشهادة ويتبرأ عن الاديان كلها سوى الاسلام، وان يتبرأ عما انتقل اليه۔" (خیر الفتاویٰ، ص ۱۲۵، ج ۱)

ایضاً وفی الخامس بهما مع التبری عن كل دين يخالف دين الاسلام، بدائع وآخر كراهية الدرر وحينئذ يستفسر من جهل حاله بل عم فی الدرر اشتراط التبری من يهودی ونصرانی ومثله فی فتاوی المصنف (درمختار: ص ۳۱۵، ۳۱۴، ج ۳، طبع رشیدیہ کوئٹہ) تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے فتاویٰ ختم نبوت جلد اول۔

(5): اس سوال کا جواب سوال نمبر 2 کے ذیل میں آگیا ہے۔ فقط هذا ما عندی و الله اعلم بالصواب۔ ☆☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

حیدرآباد ڈویژن کا تبلیغی دورہ:

حیدرآباد... (مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایک ہفتہ کے لئے حیدرآباد ڈویژن کے دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے ۹/ اگست صبح ۱۱ بجے دارالعلوم اسلامیہ ہالہ میں مولانا مفتی محمد خالد مدظلہ کی دعوت پر جامعہ کے طلبا و طالبات اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ جامعہ ہذا ہالہ میں اہل حق کی معیاری درس گاہ ہے، جہاں سینکڑوں بچے اور بچیاں زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہورہے ہیں۔ جامعہ کے پروگرام سے فارغ ہوکر ہالہ کی درگاہ میں فاتحہ خوانی کی درگاہ کی بنیاد سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک بزرگ حضرت ہارون نے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں آج سے سینکڑوں سال پہلے رکھی۔ اس وقت یہ درگاہ صرف خانقاہ تھی جو لوگوں کے دلوں کے تزکیہ اور تعلیم کا مرکز تھی۔ آگے چل کر مخدوم طالب المولیٰ، مخدوم امین فہیم اور دیگر مخادیم سیاست میں آگئے اور خانقاہ سیاست کی نذر ہوگئی۔ آج بھی یہ مخادیم پاکستان پیپلز پارٹی کے صوبائی راہنماؤں میں سے ہیں جبکہ مخدوم امین فہیم تو محترمہ بے نظیر کی وفات کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کے مرکزی صدر بھی رہے۔

خانقاہ و درگاہ فاتحہ خوانی کے بعد استاذ محترم اپنے علاقہ کے ایک نوجوان راؤ عقیل احمد کی دعوت پر تشریف لے گئے، چائے کے بعد شہداد پور کے لئے روانگی ہوئی۔

شہداد پور میں دارالعلوم الحسینیہ اہل حق کی قدیمی اور معیاری درسگاہ ہے جس کا آغاز مولانا قاری رحمت اللہ، مولانا عبدالعزیز نے کیا اور وہی اس کے مہتمم و منتظم رہے۔ دارالعلوم حسینیہ کی نسبت جہاں امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ہے، وہاں اس کی نسبت حضرت مدنیؒ کی طرف بھی ہے۔ جامعہ سے ہزاروں حفاظ وقرأ کے علاوہ سینکڑوں علماء کرام نے بھی تعلیم وتربیت حاصل کی۔ حضرات شیخین کے بعد کچھ عرصہ جامعہ کا اہتمام و انصرام مولانا محمد یوسف بہاولپوری مدظلہ کے ہاتھوں رہا۔ موصوف کی علالت کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم مدظلہ اور قاری عبدالرشید زیدمجدہ اپنے رفقاء کی معیت میں جامعہ کا اہتمام وانتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد سلیم مدظلہ کے حکم پر ۹/اگست بعد نماز عصر استاذ محترم نے جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس شہداد پور: ۹/اگست بعد نماز عشاء جامع مسجد جدہ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد سلیم مدظلہ کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد ڈویژن اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا اور سامعین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ سامعین نے ہاتھ کھڑے کرکے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ رات کا قیام و آرام ٹنڈو آدم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا حفیظ الرحمن کے مدرسہ جامعہ ختم نبوت میں رہا۔ آپ نے ۱۰/اگست کی صبح کی نماز کے بعد جامعہ انور ختم نبوت کی جامع مسجد میں درس دیا۔ جامعہ کے بانی مولانا مفتی حفیظ الرحمن اور آپ کے فرزند ارجمند مولانا مجیب الرحمن سے ملاقات ہوئی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ کی عیادت: علامہ احمد میاں حمادی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر ہیں۔ جوانی میں بہت متحرک اور فعال رہے۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ سندھ کے طول وعرض میں ختم نبوت کانفرنسوں اور اجتماعات میں شرکت فرماتے اور خطاب کرتے۔ قادیانیوں کا علمی اور قانونی طور پر ناطقہ بند کیے رکھا۔ نیز ریاض احمد گوہر شاہی کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے آپ نے اپنی بہترین صلاحیتیں وقف کردیں اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آپ اپنی جوانی کے دنوں میں ان فتنوں کے مقابلہ میں ننگی تلوار تھے۔ قادیانیوں اور گوہر شاہیوں کے خلاف کئی ایک کیس کیے اور انہیں عدالتی شکنجہ میں کسا۔ کچھ عرصہ سے بستر علالت پر ہیں تو استاذ محترم کی قیادت میں حضرت حمادی مدظلہ کی عیادت کی اور ان سے دعائیں لیں۔ نیز ان کے فرزندان گرامی، مولانا راشد مدنی، مفتی طاہر مکی، نذیر حسین نذیر، حجازی وغیرہ سے ملاقات کی، کچھ دیر ان کی خدمت میں رہ کر اگلے پروگرام کے لئے جامشورو روانہ ہوگئے۔

۱۵/اگست کو گیارہ سے بارہ بجے تک جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات جامشورو کی طالبات اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ جامعہ فاطمہ للبنات کا نظم مولانا غلام شبیر چلارہے ہیں۔ اللہ پاک ان کی مساعی

کوشرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

دفتر ختم نبوت تشریف آوری: جامشورو سے فارغ ہوکر حیدرآباد دفتر میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں شہر سے آنے والے مختلف وفود سے استاذ محترم نے ملاقاتیں کیں اور جماعتی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

خطبہ جمعہ: ۱۱راگست کا جمعہ کا خطبہ استاذ محترم نے پریٹ آباد کی جامع مسجد امیر حمزہ میں دیا اور تبلیغی احباب سے ملاقات کی۔

ختم نبوت کانفرنس: عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد نہروالی رشی گھاٹ حیدرآباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں علاقائی علماء کرام مولانا مفتی محمد عظیم، مولانا آفاق احمد، مولانا محمد حسین، مولانا محمد فیضان، مولانا مفتی محمد نعمان، مولانا امیر زمان، مولانا محمد فاروق آزاد نے خصوصی شرکت کی۔ تلاوت ونعت کے بعد توصیف احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ان بیانات میں گوہرشاہی کے دعوئ مہدویت کا پوسٹ مارٹم کیا گیا اور اصل امام مہدی کی علامات بیان کی گئیں۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ ۱۲راگست صبح کی نماز کے بعد مذکورہ بالا مسجد میں درس ہوا۔ صبح ۹ بجے مدرسہ ریاض العلوم میں مولانا مفتی محمد عرفان اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات ہوئی۔

جامعہ عثمانیہ ٹنڈو جام میں بیان: ۱۲راگست ٹنڈو جام کی جامعہ عثمانیہ میں طلبا و اساتذہ کرام اور شہریوں سے خطاب کیا۔ مستورات نے بھی بنات کے مدرسہ میں بیان سے استفادہ کیا۔ جامعہ عثمانیہ میں راقم کا ہر بدھ کو آئینہ قادیانیت کا سبق ہوتا ہے۔ ساڑھے چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک جامعہ صدیق اکبرؓ ٹنڈوالہ یار میں مساجد کے ائمہ وخطباء، مدارس کے اساتذہ و معلمین اور جامعہ ہذا کے طلبا و اساتذہ کرام سے راقم توصیف احمد اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے مبلغین ختم نبوت نے مساجد کے ائمہ وخطبا سے درخواست کی کہ وہ ہر ماہ کم از کم ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں تاکہ نسل نو کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کا احساس ہوسکے۔

ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈوالہ یار: بکی مسجد شیدی پاڑہ میں عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا راشد محبوب مدظلہ نے کی، استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ودیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ تلاوت ونعت کی سعادت جامعہ صدیق اکبرؓ کے طلبہ کرام نے حاصل کی۔ بکی مسجد تقریباً ایک سو سال پہلے تعمیر ہوئی۔ اس مسجد میں شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، مولانا عابدالرحمن کے جیسے جلیل القدر علماء کرام خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کانفرنس میں سینکڑوں عوام وخواص نے شرکت کی اور کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

جامعہ صدیق اکبر کا قیام: جامعہ کا قیام ۱۴۱۳ھ میں عمل میں لایا گیا، جو اکرم کالونی بکیرا روڈ ٹنڈوالہ یار میں واقع ہے، جسے ملک کے نامور اور جید علماء کرام کی سرپرستی حاصل ہے۔ جامعہ کو تقریباً پچاس معلمین و معلمات اور پچیس دیگر حضرات کی خدمات حاصل ہیں۔ جامعہ میں سینکڑوں طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ بنین و بنات کے شعبوں میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق کی تعلیم ہوتی ہے۔ جامعہ کا اہتمام مولانا مفتی محمد عرفان مدظلہ کے پاس ہے۔ جامعہ کے اساتذہ کرام کی اخلاص بھری کوششوں سے تجرجا تک میں جامعہ ختم نبوت ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ جامعہ صدیق اکبر میں راقم کا ہر ہفتہ ایک روز آئینہ قادیانیت کا سبق ہوتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار کے امیر مولانا راشد محبوب مدظلہ اور زعیم مولانا مفتی ذوالفقار احمد بھی جامعہ کے اساتذہ کرام ہیں۔ کانفرنس سے فارغ ہوکر رات کا آرام و قیام جامعہ صدیق میں اکبر رہا۔

ٹنڈو محمد خان میں بیان: ۱۳راگست قبل از نماز ظہر جامعہ انوارالقرآن قاسمیہ کے مہتمم کی استدعا پر استاذ محترم نے جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ مولانا محمد ابراہیم مدظلہ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی ناظم اعلیٰ اور مجلس کے سرپرستوں میں سے ہیں۔ جامعہ کی بنیاد سائیں عبدالغفور قاسمیؒ نے رکھی۔

جامع مسجد بھورو میں خطاب: بعد نماز عصر جامع مسجد بھورو میں مولانا محمد طفیل کی دعوت پر استاذ محترم نے آدھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس، سجاول: سجاول سندھ کے معروف خطیب، عالم دین شیخ الحدیث حضرت سائیں عبدالغفور قاسمیؒ کا شہر ہے، جہاں سائیں نے جامعہ قاسمیہ کے نام سے خوبصورت مدرسہ قائم کیا۔ اس سے قبل جامعہ ہاشمیہ ۱۳۳۹ھ میں قائم ہوچکا تھا۔ جامعہ ہاشمیہ سید عبدالرحیم شاہؒ نے قائم کیا، جس میں سائیں کے استاذ محترم مولانا نور محمدؒ پڑھاتے رہے، سائیں نے بھی اسی مدرسہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ ہاشمیہ شہر میں واقع تھا، تو ضرورت محسوس ہوئی کہ کھلی فضا پر مدرسہ قائم کیا جائے۔ حضرت سائیں عبدالغفور قاسمیؒ نے ۲۰۰۰ء میں جامعہ قاسمیہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ قاسمیہ سجاول سندھ کے اہم ترین جامعات میں شمار ہوتا ہے۔ نیز سائیں نے سندھ کے کئی علاقوں میں مدارس کا جال بچھادیا۔ آپ ہی ان مدارس کے سرپرست اور مہتمم تھے، ہر سال ان مدارس میں تبلیغی اجتماعات منعقد کراتے اور بنفس نفیس ان مدارس کے سالانہ اجتماعات میں شرکت فرماتے۔

سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے اور جمعیت کے پروگراموں میں دل و جان سے شرکت فرماتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات کا برملا اظہار فرماتے۔ مجلس کے ایک سابق مبلغ مولانا محمد علی صدیقیؒ سے بہت ہی پیار تھا۔ جس پروگرام میں سائیں کو معلوم ہوجاتا کہ مولانا محمد علی شریک ہیں تو اپنی موجودگی میں ان کا بیان کراتے۔ نیز سندھ میں ختم نبوت کی کوئی کانفرنس ایسی نہیں ہوتی تھی کہ سائیں شریک نہ ہوں۔ سائیں کی وفات کے بعد آپ کے استاذ زادہ حضرت مولانا صالح محمد حداد جامعہ کے شیخ الحدیث اور آپ کے برادر زادہ مولانا محمد اسماعیل قاسمی مہتمم قرار پائے۔ سجاول کی مرکزی مسجد میں ۱۳/اگست بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس شیخ الحدیث مولانا صالح محمد حداد کی سرپرستی میں منعقد ہوئی، جس سے جامعہ کے استاذ مولانا غلام حسین، استاذ محترم مولانا شجاع آبادی، مولانا محمد حنیف سیال اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ آخری خطاب استاذ محترم کا تھا اور آپ کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ رات قیام و آرام جامعہ قاسمیہ میں رہا۔

باب الاسلام ٹھٹھہ: ٹھٹھہ کسی زمانہ میں علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے، جہاں بیک وقت چار سو سے زائد مدارس و مکاتب دین و دنیا کی تعلیم میں مصروف رہے ہیں۔ حضرت مولانا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سینکڑوں کتب کے مصنف تھے۔ آج بھی ان کی مسجد آثار قدیمہ بنی ہوئی ہے۔

مولانا محمد ابراہیم جامعہ ہاشمیہ کے تربیت یافتہ اور سائیں قاسمیؒ کے رفیق سبق ہیں۔ ان کی ملاقات کے لئے ان کے مدرسہ باب الاسلام میں حاضری ہوئی۔ سائیں نے بتلایا کہ وہ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے شاگرد ہیں، ہمارے استاذ محترم مولانا نور محمدؒ نے فاتح قادیان کو جامعہ ہاشمیہ میں ایک ماہ کے لئے بلایا تھا۔ سائیں قاسمیؒ اور میں نے کئی ایک اور رفقا کی معیت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی جیسے موضوعات پر تربیت لی۔ نیز مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے دورہ تفسیر میں تشریف لائے اور آپ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ باب السلام ٹھٹھہ میں اسلاف امت کی امانتوں کا امین اور یادگار ادارہ ہے۔

بخاری مسجد ٹھٹھہ میں بیان: بعد نماز عصر بخاری مسجد ٹھٹھہ میں مولانا احمد سومرو کی دعوت پر استاذ محترم کا بیان ہوا۔ راقم کے برادر مولانا محمد بلال اور مولانا علی محمد سمیت کئی ایک علماء کرام نے خصوصی شرکت کی۔

سوڈ میں ختم نبوت کانفرنس: سوڈ کی مسجد شاہجہاں میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت و نعت کے بعد بدین اور تھر پارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال، توصیف احمد اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ سوڈ شہر میں ایک قدیمی مسجد ہے، جس کے حجرہ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ فروکش ہوئے۔

مسجد سے متصل مدرسہ کی بنیاد مولانا قاضی احمد فاروقیؒ نے ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں رکھی۔ مولانا قاضی احمدؒ فاضل دیوبند اور حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد رشید، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا محمد صادق کھڈہ کے رفیق درس تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے کراچی جاتے ہوئے ایک رات اپنے شاگرد رشید کے ہاں قیام فرمایا۔ حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ مولانا مفتی کفایت اللہؒ، امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ بھی تھے۔ مولانا قاضی احمد کے بعد مولانا عبدالکریمؒ بھی فاضل دیوبند اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ مولانا عبدالکریمؒ کے بعد مولانا ابراہیم، مولانا مفتی علی محمد فضلاء دارالعلوم کراچی اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج کل ادارہ کا نظم و نسق مولانا قاضی ہارون الرشید کے ہاتھوں میں ہے۔ قاضی ہارون الرشید بھی دارالعلوم کراچی کے فاضل ہیں۔ اس وقت مجلس کے ذمہ دار بھی ہیں۔ مدرسہ کا نام مولانا قاضی احمد نے فیضان احمدی رکھا، لیکن مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ نے اس کا نام جامعہ خاتم النبیین رکھا۔

جامعہ ہاشمیہ کوٹڑی: میں ۱۵/اگست ۱۱ بجے صبح استاذ محترم کا بیان ہوا۔ جامعہ مذکور کے بانی و مہتمم مشہور تبلیغی عالم دین مولانا مفتی عبدالباسط ہیں۔ آپ کی دعوت پر بنین و بنات میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت پر بیان ہوا۔

جامعہ خاتم النبیین کوٹڑی: کا سنگ بنیاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور مجلس کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے رکھا۔ مولانا کے برادر اکبر مولانا رب نوازؒ اس کے مہتمم رہے۔ گزشتہ سال مولانا رب نواز انتقال فرماگئے تو آپ کے فرزند ارجمند مولانا عاصم جلال پوری زید مجدہ اس کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہیں۔ مدرسہ میں سینکڑوں بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ عصر کی نماز کے بعد استاذ محترم کا بیان ہوا جو قبیل مغرب تک جاری رہا۔ بیان میں کوٹڑی شہر کے علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ رات کا قیام بھی مولانا کے ہاں رہا۔

دارالفیوض دادو: دارالفیوض دادو کا قدیم ادارہ ہے۔ شیخ الحدیث مولانا منظور احمد مدظلہ تقریباً پچپن سال سے طالبان علوم نبوت کی تشنگی دور کر رہے ہیں۔ جامعہ میں سینکڑوں طلباء زیر تعلیم ہیں۔ حضرت مولانا کی اجازت سے ۱۶/اگست قبل از ظہر استاذ محترم نے طلباء و اساتذہ کرام سے بیان فرمایا۔ دادو سے فارغ ہوکر استاذ محترم عازم سکھر ہوئے۔ ☆☆☆

پنجاب حکومت کی

دینی مدارس، علماء اور مشائخ کے ساتھ زیادتیاں

مولانا زبیر احمد صدیقی

ملک بھر میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً چند سالوں سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی قلعے، ملک وملت کے معمار، تعلیم ورفاہ کے علمبردار ادارے دینی مدارس وجامعات اور ان سے وابستہ ہزاروں قابل قدر علماء کرام ومشائخ عظام کے ساتھ ناروا سلوک کا نہ صرف سلسلہ جاری ہے بلکہ روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے۔ مدارس کے خلاف میڈیا پروپیگنڈہ سے شروع ہونے والے اقدامات رجسٹریشن کی بندش، مدارس کے بینک اکاؤنٹس کھلوانے پر غیر اعلانیہ پابندی، سرچ آپریشن کے نام پر پولیس یلغار، بے قصور علماء مشائخ کو فورتھ شیڈول کرنے، قربانی کی کھالوں کے حصول پر پابندی، بیسیوں علماء وطلباء کی جبری گمشدگی اور مجوزہ چیریٹی بل تک جاپہنچے ہیں۔ علاوہ ازیں مساجد سے اذان وعربی خطبہ کے لیے استعمال ہونے والے ایک سے زائد بیرونی لاؤڈ اسپیکر پر پابندی، ایمپلی فائر ایکٹ میں سزاؤں کا اضافہ اور ہزاروں خطباء وعلماء پر جھوٹے پرچے، دینی اجتماعات پر اعلانیہ وغیر اعلانیہ پابندی جیسے غیر مذہبی، غیر اخلاقی غیر شرعی اقدامات بھی جاری ہیں۔ یہ سب کچھ صرف پنجاب اور عملاً صرف ایک مسلک یعنی اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی کے ساتھ روا رکھا جارہا ہے اگرچہ ضمناً دیگر مسالک بھی ان اقدامات کی زد میں ہیں تاہم ایک مسلک کو ٹارگٹ کرکے باقی مسالک کو دباؤ میں رکھا جارہا ہے۔ یوں ملک میں اکثریتی صوبہ پنجاب میں علماء مشائخ پر زمین تنگ کی جارہی ہے۔ ان ظالمانہ اقدامات کی وجہ سے مذہبی طبقات میں نہ صرف مسلم لیگ نواز کی حکومت سے نفرت پیدا ہوگئی ہے بلکہ پنجاب ومرکز کی ظالمانہ پالیسیوں کی وجہ سے مسلم لیگی حکمرانوں کو بددعائیں دی جارہی ہیں۔ بددعائیں دینے والوں میں مساجد کے نمازی، مشائخ کے مریدین اور لاکھوں طلباء دین بھی شامل ہیں۔

پنجاب کے حکمرانوں کو ان ظالمانہ اقدامات سے باز رکھنے کے لیے علماء کرام نے متعدد کوششیں کیں اور انہیں سمجھایا۔ حکمرانوں نے اپنی پالیسیاں درست کرنے کے وعدے کے باوجود عملاً خلاف ورزی کی۔

مورخہ ۱۶ر اگست ۲۰۱۷ء کو اس سلسلہ میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں نے ایک میٹنگ زیر قیادت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان پنجاب کے اعلیٰ افسران بشمول چیف سیکریٹری، ہوم سیکریٹری، آئی جی پنجاب مختلف انٹیلی جنس اداروں کے ذمہ داران اور متعدد محکموں کے سیکریٹریز سے کی، ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں علماء مشائخ اور دینی مدارس کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک پر احتجاج کیا گیا۔ جبکہ دوسرا اجلاس مذکورہ قائدین کا قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم کی قیادت میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب شہباز شریف اور دیگر حکومتی اہلکاروں کے ساتھ ہوا، ان راہنماؤں میں مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا یاسین ظفر، حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا امجد خان، مولانا پیر عزیزالرحمن ہزاروی، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا ارشاد احمد، مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمن اور راقم الحروف زبیر احمد صدیقی شامل ہوئے۔ دونوں اجلاسوں میں یقین دہانی کرائی گئی کہ:

۱۔ گزشتہ دو سالوں میں مدارس پر قربانی کی کھالوں کے حصول کی بندش صوبائی حکومت کے احکامات نہ تھے بلکہ ڈی سی صاحبان نے مدارس کو اجازت نہ دی جو سراسر زیادتی ہے۔ امسال اس زیادتی کا ازالہ کیا جائے گا۔ نہ صرف مدارس کو حصول چرم قربانی کی اجازت دی جائے گی بلکہ جن مدارس کے خلاف شکایت ہوگی انہیں صفائی کا موقع بھی دیا جائے گا وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس نظر ثانی اور کمشنر کے پاس اپیل کا حق رکھیں گے اور یہ سارا عمل عشرہ ذی الحجہ کے اوائل میں مکمل ہوگا۔ مذکورہ بالا وعدوں کی نہ صرف خلاف ورزی ہوئی بلکہ دھجیاں بکھیری گئیں۔ اگرچہ چند اضلاع میں بروقت اجازتیں دے دی گئیں لیکن بہت سے مدارس کو بے بنیاد الزامات کی وجہ سے کھالیں جمع کرنے سے روک دیا گیا جبکہ پنجاب کے اکثر اضلاع میں معاملات کو چھٹیاں ہونے تک معلق رکھا گیا اور آخری ورکنگ ڈے میں بہت سے مدارس کو کھالیں جمع کرنے سے روک کر نہ تو انہیں اپیل کا حق دیا گیا نہ نظر ثانی کا، نتیجہ سینکڑوں مدارس کا ذریعہ آمدنی

محدود ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ بہت سے مرکزی مدارس و جامعات جن میں ہزاروں طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں انہیں اس حق سے محروم کر دیا گیا۔ جن مرکزی مدارس کو اجازت نہیں ملی اور وہ اعلیٰ تعلیمی فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ، ۲ جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ، ۳۔ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ خانیوال، ۴۔ جامعہ مدینہ بہاول پور، ۵۔ دارالعلوم رحیمیہ ملتان، ۶۔ جامعہ اشرفیہ مان کوٹ خانیوال، ۷۔ جامعہ عبداللہ بن عباس کچا کھوہ خانیوال۔

علاوہ ازیں خانیوال کے 180 مدارس:

۸۔ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر، ۹۔ جامعہ صادقیہ عباسیہ چنن آباد بہاول نگر، ۱۰۔ جامعہ محمودیہ چشتیاں۔

علاوہ ازیں بہاول نگر کے 129 مدارس:

۱۱۔ جامعہ حسینیہ دینیہ ضلع جہلم، ۱۲۔ جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال، ۱۳۔ جامعہ حفصہ للبنات چیچہ وطنی ۱۴۔ جامعہ السراج چیچہ وطنی ساہیوال، ۱۵۔ جامعہ شیخ زکریا چیچہ وطنی ساہیوال، ۱۶۔ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام مظفر گڑھ، ۱۷۔ جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو مظفر گڑھ، ۱۸۔ جامعہ کنزالعلوم قصبہ ضلع مظفر گڑھ، ۱۹۔ جامعہ محمدیہ تونسہ ڈیرہ غازی خان، علاوہ ازیں ڈیرہ غازی خان کے 150 سے زائد مدارس۔

۲۰۔ جامعہ دارالہدیٰ میانوالی۔

علاوہ ازیں ضلع میانوالی کے اکثر مدارس۔

ضلع ڈیرہ غازی خان، ضلع نارووال، ضلع پسرور ضلع بہاول نگر وغیرہ میں اکثر مدارس کو اجازت نہیں دی گئی۔

اس بنیاد پر بعض علاقوں میں بہانہ سازی کرتے ہوئے بغیر اجازت کھالیں جمع کرنے پر مقدمات قائم کر کے علماء کو گرفتار بھی کیا گیا۔ عید سے قبل حکمرانوں سے بار بار رابطہ کر کے انہیں ان کا وعدہ بھی یاد دلایا گیا اس سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم مسلسل افسران بالا سے رابطے میں رہے احقر بھی ان ایام میں ہر ضلع سے پل پل کی خبریں لیتا رہا اور اکابرین تک پہنچاتا رہا قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم نے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کو فون فرمایا اور ذمہ داران سے مسلسل رابطے کرتے رہے۔ عید سے ایک روز قبل وزیر اعلیٰ پنجاب نے پابندی کی زد میں آنے والے مدارس کی فہرست بھی طلب کی یہ فہرست بھی انہیں ارسال کر دی گئی لیکن کسی قسم کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

۲۔ فورتھ شیڈول: پنجاب میں سینکڑوں علماء و مشائخ کو فورتھ شیڈول کر کے ان کے شناختی کارڈ منسوخ، بینک اکاؤنٹس منجمد اور درس وتدریس، وعظ و ارشاد، امامت، خطابت اور ہر قسم کی نجی، سرکاری ملازمتوں سے محروم کر دیا گیا یہ سینکڑوں لوگ ملک میں کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے شہری حقوق معطل ہیں۔ ان کے بارے میں یقین دہانی کرائی گئی کہ اس سلسلے میں پہلے سے قائم کمیٹی کو فعال کر کے عید سے قبل اس کا اجلاس بلایا جائے گا اور بے قصور علماء مشائخ کو فارغ کیا جائے گا، لیکن تاحال اس سلسلہ میں کوئی کارروائی سامنے نہیں آئی اور نہ ہی اجلاس بلایا گیا۔ میاں شہباز شریف کے اجلاس میں مولانا فضل الرحمن نے اس قانون کو انسانیت سوز اور ذلت آمیز قرار دے کر اس کے خاتمے کا مطالبہ کیا جبکہ علماء کرام نے نقطہ اٹھایا کہ آج تک کسی سیاستدان ٹی وی اینکر، وکیل یا کسی دیگر طبقہ کو فورتھ شیڈول کیوں نہیں کیا گیا؟

۳۔ مجوزہ چیریٹی بل: شنید ہے کہ حکومت پنجاب کی کابینہ چیریٹی بل کی منظوری دے چکی ہے اور اسے اسمبلی سے منظور کرانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں اس بل کی منظوری کے بعد نہ ہی کوئی شخص بلا اجازت حکومت زکوٰۃ دے سکے گا اور نہ ہی لے سکے گا، علماء مشائخ اس بل کو دینی مدارس بند کرنے کی ایک سازش سمجھتے ہیں، یہ بل واپس لیا جائے، اجلاس میں یقین دہانی کرائی گئی کہ یہ بل علماء کو دیا جارہا ہے علماء اپنے تحفظات پیش کریں جن کا ازالہ کیا جائے گا لیکن تاہنوز یہ بل علماء کرام کو نہیں دیا گیا۔ اس سے اندازہ ہوا ہے کہ حکومت پنجاب مدارس کے خلاف اقدام کرنے پر تلی ہوئی ہے اور اسے ہر صورت منظور کرانا چاہتی ہے۔

۴۔ علاوہ ازیں مدارس کی رجسٹریشن: لاپتہ حضرات اور مدارس پر چھاپوں کے سلسلہ میں بھی مدارس کی مشکلات کے ازالہ کا مطالبہ کیا گیا جس کے جواب میں حکومتی تسلیاں بظاہر طفل تسلیاں ہی لگتی ہیں۔ شاید علماء کرام کو بزور بازو اپنے حقوق حاصل کرنے پڑیں پنجاب کے حکمران دلیل کی زبان کے بجائے دھرنے اور احتجاج کی زبان سمجھتے ہیں۔☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادئ لا نبی بعدی — تاجدار ختم نبوت زندہ باد

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

36 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

بتاریخ

2019 اکتوبر بروز جمعرات جمعۃ المبارک

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- عقیدہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم
- اتحاد امت
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
- اور ظہور مہدی

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

مولانا عبدالرزاق اسکندر

صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد

مولانا محمد ناصر الدین خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان 061-4783486

چناب نگر 047-6212611